داڑھی

مردِ مومن کا شعار

www.KitaboSunnat.com

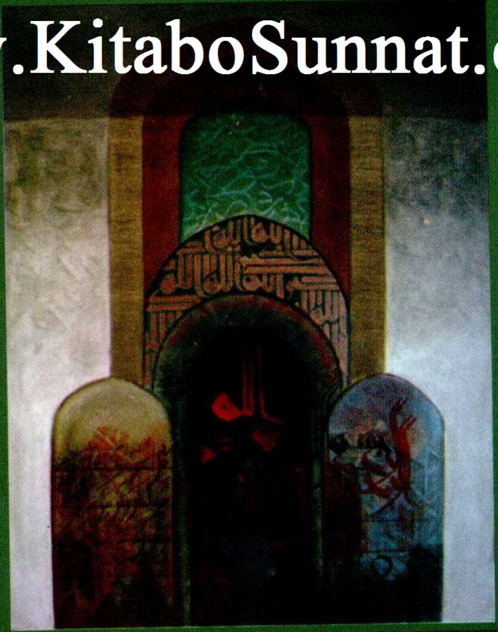

اُمِ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مردِ مومن کا شعار داڑھی

اُمِ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظۃ

نام کتاب ——— مردِ مومن کا شعار داڑھی

اہتمام ——— محمد عبد منیب

ناشر ——— مشربہ علم وحکمت

قیمت ——— 40:00

ناشر: ☜ مشربہ علم وحکمت (دار الشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: ☜ دار الکتب السلفیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37361505

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

فطرت کا عطیہ	7
تمام انبیاء کی سنت	9
صحابہ کرام اور اہلِ ایمان کی پہچان	11
ڈاڑھی بڑھانے کا حکم	12
ڈاڑھی کی تعریف	13
ڈاڑھی واجب ہے یا سنت	14
☆ڈاڑھی استرے کی زد میں	17
قانونِ فطرت سے انحراف	17
مردانگی سے انکار	18
عورتوں کی مشابہت	19
اللہ کی تخلیق پر زبانِ حال سے اعتراض	20
زنخہ بننے کا پیش خیمہ	21
شیطان کی اطاعت	24
قومِ لوطؑ کا فعل	25
مغضوب اقوام کا فعل	26
مشرکوں اور مجوسیوں کی مشابہت	26
جوگیوں اور قلندروں کی نقالی	28
امتِ مسلمہ سے نام کٹوانے کا باعث	29

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو جیسا وہ ویسا	30
کسی کی ڈاڑھی مونڈنا یا نوچنا قابلِ تاوان جرم	31
مال اور وقت کا ضیاع	33
کارِ بے کار	34
جلد بڑھاپا آ جانے کا باعث	35
☆ شخصیت و کردار پر ڈاڑھی کا اثر	36
مردِ مسلم کا شعار	37
عزت و رعب کا باعث	38
گناہ سے بچانے میں ڈاڑھی کا کردار	41
جنسی کشش کا باعث	41
علمِ دین اور اہلیتِ امامت کی علامت	42
☆ چند اشکالات و اعتراضات	44
تارکِ سنت گنہ گار نہیں ہوتا	47
ڈاڑھی رکھنا اہلِ عرب کا دستور تھا	49
ڈاڑھی رسول اللہ ﷺ کی ذاتی پسند تھی	50
سنت کیا ہے؟	51
محبت کا تقاضا	53
سوال الٹا، جواب الٹا	55
بعض نامور شخصیات مگر ڈاڑھی ندارد	56

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داڑھی والے جرائم پیشہ ہوتے ہیں	59
داڑھی مونڈنے سے اسلام میں کوئی فرق نہیں پڑتا	63
عیار دشمن، غدار دوست	66
داڑھی اور بیوی	71
داڑھی نہ رکھنا ایمانی کمزوری	72
احساسِ ندامت	73
داڑھی کے رنگا رنگ نمونے	75
کیا لمبی داڑھی بدصورت لگتی ہے	76
لمبی ڈاڑھی (طولِ فاحش) اور خفتِ عقل	77
ایک مٹھی برابر ڈاڑھی	79
بچی ڈاڑھی	84
داڑھی کے طبی فوائد	85
داڑھی سے سفید بال اکھیڑنا	87
داڑھی کو خضاب لگانا	88
مونچھیں	91
داڑھی مونڈنے والے حجام کی کمائی	92
شیونگ کا سامان بنانے والے	92

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الآیۃ)

”بے شک تمہارے لئے اللہ
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہترین نمونہ ہیں“

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین شکل پر پیدا کیا۔ فرمان ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِيٓ أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ (التین)

"یقیناً ہم نے انسان بہترین ساخت پر پیدا کیا۔"

ڈاڑھی مرد کی وہ امتیازی اور باوقار علامت ہے جو اس کے مردانہ حسن میں وجاہت پیدا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لڑکا جب تک بچہ ہوتا ہے اس کا چہرہ کم وبیش لڑکیوں ہی کے مشابہ ہوتا ہے لیکن جیسے ہی وہ جوانی کے قریب پہنچتا ہے، اس کے چہرے پر سبزۂ خط نمودار ہونے لگتا ہے، جب چہرے پر ڈاڑھی پوری طرح اگ آتی ہے تو اس کے چہرے، جسم اور قد وقامت میں رعب آجاتا ہے۔ اس کی آواز بھاری اور اعصاب مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ایک قوی وشجاع کامل مرد نظر آنے لگتا ہے۔

فطرت کا عطیہ:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو فطرت پر پیدا کیا یعنی قد وقامت، جبلّت وخلقت اور علم ودانش کے لحاظ سے اس میں جو اوصاف رکھنا چاہے وہ سب عطا کر دیے۔

فرمان ہے:

فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَٰلِكَ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ. (الروم: ۳۰)

"اللہ کی فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے (اختیار کیے رہو) اللہ کی بنائی ہوئی فطرت میں تغیر وتبدل نہیں ہو سکتا، یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

اللہ تعالیٰ نے انسان کے علاوہ دوسری تمام مخلوقات کو بھی فطرت پر پیدا کیا، فرق یہ ہے کہ دوسری تمام مخلوقات اپنی فطرت سے انحراف نہیں کر سکتیں۔ جب کہ انسان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ خود یہ طے کرے کہ اسے زندگی گزارنے کے لیے کون سا دستور، کون سا عقیدہ، کون سا طریقہ، کون سا حلیہ، کیسی خورد ونوش اور کیسے معاملات اختیار کرنا ہیں تاکہ یہ پتا چلے کہ انسان ان تمام امور میں اللہ کی پسند کے مطابق یہ سب کچھ اختیار کرتا ہے یا اپنی من مانی کر کے فطرت سے انحراف کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ

"دس چیزیں فطرت کا حصہ ہیں: مونچھیں کٹانا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے جوڑوں کے اوپر کے حصے کو صاف کرنا، بغل کے بال صاف کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، پانی سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استنجاء کرنا۔ راوی نے کہا، دسویں بات میں بھول گیا۔" (صحیح مسلم، باب خصائل الفطرہ، کتاب الطهارة، ح: ٢٦٠۔ سنن ابی دائود، ٥٣۔ سنن ترمذی: ٢٧٨٥۔ سنن نسائی: ٥٠٥٥۔ سنن ابنِ ماجه: ٢٩٣)

مذکورہ حدیث میں فطرت سے مراد وہ سنتیں یا طریقے ہیں جنہیں سب سے پہلے نبی اور انسان آدم علیہ السلام نے اختیار کیے اور بعد میں آنے والے ہر نبی اور رسول نے ان سنتوں کو پسند کیا اور ان سے انحراف نہیں کیا۔

شاہ ولی اللہ خصائلِ فطرت کے بارے میں لکھتے ہیں: یہ پاکیزہ عادتیں ابراہیم علیہ السلام سے منقول ہیں۔ تمام موحد قومیں ان کی پابند رہیں، ان اقوام کے لوگوں نے دل سے ان عادات کو پسند کیا اور یہ عادتیں ان کے معتقدات کا حصہ بن گئیں۔ یہ ملت کے لیے ایسے ضروری نشانات ہیں جن سے وہ پہچانے جائیں اور یہ ضروری ہے کہ ان لوگوں (مسلمانوں) کی وضع (حلیہ وغیرہ) ان کے مطابق ہو۔

مولانا اسماعیل سلفی لکھتے ہیں: ان دس خصلتوں میں تجمل اور نظافت کا خاص خیال رکھا گیا ہے، اس لیے نظافت پسند غیر مسلموں نے بھی نظافت کے نقطۂ نگاہ سے ان عادات کی پابندی کی۔ (ڈاڑھی کی مقدار، مطبوعہ الاعتصام)

تمام انبیاء کی سنت:

ڈاڑھی انبیائے کرام کی سنن میں سے وہ سنت ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں بھی منسوخ نہیں کیا گیا بلکہ اس کی مزید تاکید کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے طریقے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تاکید کی:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ .(الانعام: ٩٠)

"یہی (انبیاء) وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی تھی سو آپ بھی انہی کے طریقے پر چلیے۔"

قرآن حکیم میں ہارون علیہ السلام کی ڈاڑھی کا ذکر موجود ہے۔ جب موسیٰ علیہ السلام تورات کی تختیاں لے کر طور سے واپس آئے اور اپنی قوم کو سونے کے بچھڑے کی پوجا میں منہمک پایا تو انہوں نے غصے میں آ کر اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کی ڈاڑھی پکڑ لی، جس پر ہارون علیہ السلام نے کہا:

يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي (طٰہٰ: ٩٤)

"اے میری ماں جائے بھائی، میری ڈاڑھی نہ پکڑیے اور سر کے بال مت کھینچیے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ معراج بتاتے ہوئے فرمایا: جب میری ملاقات ہارون علیہ السلام سے ہوئی تو میں نے دیکھا: ان کی نصف ڈاڑھی سفید اور نصف سیاہ تھی اور اتنی لمبی تھی کہ ناف تک پہنچتی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرنے والے صحابہ کرام فرماتے ہیں۔

كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم كثير اللحية تملأ صدره (شمائل ترمذی)

"رسول صلی اللہ علیہ وسلم گھنی ڈاڑھی والے تھے جس سے آپ کا سینہ بھرا ہوا تھا۔"

كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم كثير شعر واللحية (مسلم، کتاب الفضائل، باب شیبہ صلی اللہ علیہ وسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”رسول اللہ ﷺ کی ڈاڑھی کے بال بہت زیادہ تھے۔“

كان رسول الله صلى الله عليه عَظِيْمُ اللِّحْيَةِ (نیل الاوطار)

”رسول اللہ ﷺ کی ڈاڑھی بڑی تھی۔“

علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ضَخْمُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ (مسند احمد ج:۱،۹۷، سنن ترمذی: البانی نے اسے حسن صحیح کہا)

”آپ ﷺ کا سر اور ڈاڑھی بڑی تھی۔“

صحابہ کرام اور اہلِ ایمان کی پہچان:

صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے ایک ایک طریقے کو نہ صرف غور سے سمجھتے بلکہ اسے دیکھنے کے ساتھ ہی اپنے قول و فعل کا حصہ بنا لیتے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے حلیے بھی رسول اللہ ﷺ کے مطابق رکھے۔ ان کے حالاتِ زندگی پڑھیں تو ان کا حلیہ جہاں جہاں بھی بیان کیا گیا ہے ساتھ ان کی ڈاڑھی کا ذکر بھی ملتا ہے۔

جتنے بھی محدثین، فقہا اور علماء گزرے ہیں ان سب کے چہرے ڈاڑھی کے مردانہ حسن و جاہت سے آراستہ تھے بلکہ آج کے دور میں بھی کسی عالم و محدث کے حلیے میں ڈاڑھی کو نمایاں اور ممتاز حیثیت حاصل ہے، جس شخص کی ڈاڑھی نہ ہو چاہے وہ کتنی ہی دین داری کی باتیں کرے، علمی لحاظ سے دوسروں سے بڑھ کر ہو اسے کوئی بھی عالم ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داڑھی بڑھانے کا حکم:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَوَفِّرُوا اللِّحىٰ وَاَحْفُوا الشَّوارِبَ۔

(صحيح بخاری، كتاب اللباس ،باب تقليم الاظفار: ٥٨٩٢، مسلم: ٦٠١)

"مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں صاف کرو۔"

انہی سے ایک روایت اسی طرح ہے۔

اَنْهِكُوا الشَّوارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحىٰ .

(صحيح بخاری، كتاب اللباس ، باب اعفاء اللحية، ح ٥٨٩٣)

"مونچھیں پست کرو اور داڑھی کو چھوڑ دو۔"

ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے ہی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں

اَحْفُوا الشَّوارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحىٰ.

"مونچھیں صاف کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ"۔

(صحیح مسلم، كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة: ٥٠٨)

ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے ہی یہ روایت بھی ہے:

اُمِرْنَا بِاِحْفَاءِ الشَّوارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ۔

"ہمیں مونچھیں پست کرنے اور داڑھیاں بڑھانے کا حکم دیا گیا"۔

(مسلم كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، ح: ٥٠٩)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جُزُّوا الشَّوَارِبَ اَوْفُوا لِلّحیٰ وَخَالِفُوا الْمَجُوسِ.

(صحیح مسلم، ح: ٢٦٠)

ایک حدیث میں اَوْفُو اللحی کی بجائے اَرْخُوا اللّحیٰ کا لفظ ہے۔

(مسلم، کتاب الطهارة: ٥١١)

''مونچھیں کتراؤ، ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور (اس طرح آتش پرستوں کی مخالفت کرو''۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک روایت ان الفاظ میں ہے:

خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ اَحْفُوا الشَّوارِبَ وَاَوْفُو اللِّحیٰ

(مسلم، کتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، ح: ٥١٠)

''مشرکین کی مخالفت کرو (بایں طور کہ) مونچھوں کو صاف کرو اور ڈاڑھیاں بڑھاؤ۔''

ڈاڑھی کی تعریف:

مولنا ثناء اللہ مدنی ایک سوال کے جواب میں ڈاڑھی میں شامل حصوں کے بارے یوں اظہار کرتے ہیں؛ جبڑے کی ہڈی پر اگنے والے بال بھی ڈاڑھی میں شامل ہیں اور آنکھوں کی نچلی ہڈی کے بال بھی ڈاڑھی میں شامل ہیں۔ عنفقہ (ٹھوڑی سے اوپر نیچے کے بال جنہیں ہمارے یہاں بچہ ڈاڑھی کہتے ہیں وہ بھی ڈاڑھی میں شامل ہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ مدینہ، ص:٨٢٠)

غرض مرد کے چہرے پر سر کے بالوں سے لے کر دونوں رخساروں، دونوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبڑوں، ٹھوڑی کے اوپر اور نیچے جہاں جہاں بھی بال اگتے ہیں یہ سب ڈاڑھی ہی میں شامل ہیں۔

ڈاڑھی واجب ہے یا سنت؟

امام نووی: وَفِّرُوا ، اعفُوا، اَرْجُوا، اَوْفُوا، اَرْخُوا ان تمام الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ ڈاڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے اسے نہ کترایا جائے نہ منڈوایا جائے۔

ابنِ دقیق العید، نواب صدیق حسن خاں، امام ابو حنیفہ، امام طبری وغیرہ سب نے ان الفاظ کی یہی تشریح کی ہے۔

(از مولانا اسماعیل سلفی ڈاڑھی کی مقدار اور اس کی شرعی حیثیت)

درجِ ذیل علماء کے نزدیک ڈاڑھی منڈانا حرام ہے: امام ابنِ تیمیہ۔ ابنِ عابدین شامی۔ علامہ سفارینی۔ امام مالک۔ حافظ ابنِ عبدالبر۔ عبدالعزیز عبداللہ بن باز۔

☆ امام ابو یوسف: جس کی ڈاڑھی بڑھی ہوئی ہو اس کی معرفت چمکتی رہے گی۔ (قوت القلوب لابی طالب المکی بحوالہ اسلام میں ڈاڑھی کا مقام)

قاضی عیاض: ڈاڑھی کٹانا، منڈانا اور اس میں کمی کرنا ناجائز ہے لیکن طولِ فاحش میں کمی درست ہے۔

☆ امام طبریؒ: ایک جماعت نے حدیث کے صریح مفہوم کو پسند کیا اور طول وعرض سے کٹانا ناپسند کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆مفتی کفایت اللہ: جولوگ ڈاڑھی منڈاتے یا منڈی ہوئی کی مثل کتراتے ہیں وہ فاسق کی تعریف میں شامل ہیں لیکن جولوگ ڈاڑھی رکھے ہوئے لیکن ایک قبضے سے کچھ کم ہے ان کو فاسق کہنے میں احتیاط کرنی چاہیے کیونکہ ایک قبضہ کی حد قطعی نہیں ہے۔ (کفایت المفتی بحوالہ ماہنامہ ترجمان القرآن، اگست ۱۹۹۲)

☆ابوالبرکات اصلاحی: ڈاڑھی مونڈنا ناجائز وحرام ہے اور ڈاڑھی مونڈنے کا ارتکاب کرنے والا گنہگار ہے۔ نیز وہ مسلم معاشرے میں ساقط الاعتبار ہے۔ اس کی شہادت قبول نہیں۔ کیونکہ ڈاڑھی مونڈھ کر فسق کا ارتکاب کر رہا ہے۔ حاکم وقت اس کے اس جرم پر کوئی بھی سزا دے سکتا ہے۔ سورہ نساء میں فرمان ربی ہے:

وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ . وَ سَآءَ تْ مَصِيْرًا۔

(النساء: ۱۱۵)

"جولوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں تو انہیں ڈرنا چاہیے کہ کسی فتنہ میں گرفتار نہ ہو جائیں اور عذاب کی لپیٹ میں نہ آجائیں۔

(ماہنامہ دعوت دہلی بحوالہ ہفت روزہ ایشیا، ۲۸ جولائی ۱۹۸۵)

☆مولانا اسماعیل سلفیؒ: یہ تو فطرت کا طبعی فعل ہے اس کے لیے کوئی قانونی حد مقرر نہیں کی جاسکتی۔ کہیں چند بالوں تک قصہ ختم ہو جاتا ہے، کہیں پوری چھاتی اس کی لپیٹ میں آجاتی ہے البتہ کترانا چونکہ انسانی فعل ہے اس کی تحدید ضروری ہے اور دلیل بذمہ مدعی۔ (ڈاڑھی کی شرعی مقدار، مطبوعہ الاعتصام)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆مولانا ثناء اللہ مدنی: اصل یہی ہے کہ ڈاڑھی کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے لیکن اگر کوئی شخص مٹھی سے زائد کٹا دے تو بعض آثار کی بنا پر اس کی گنجائش ہے۔(فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ: ص ۸۳۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داڑھی استرے کی زد میں

داڑھی مونڈھنے والا سنتِ مبارکہ کو چھیل کر اپنے ہاتھوں نفرت سے اس کے بال کوڑے میں پھینک دیتا ہے۔ ایسے شخص کو چاہیے کہ وہ اس فعل سے باز آجائے۔ پیسے خرچ کر کے اپنی زینت کو اپنے ہاتھوں بدصورتی میں بدلنا کہاں کی عقل مندی ہے۔ داڑھی مونڈنے والے اپنے کئی دینی اور دنیوی نقصانات کرتے ہیں جن میں سے اکثر گناہ کبیرہ کی ذیل میں آتے ہیں۔ ان میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

قانونِ فطرت سے انحراف:

شریعتِ اسلامیہ نے جسم کے جن حصوں کے بال اتارنے، صاف کرنے یا نوچنے کا حکم دیا ہے ان جگہوں کی جلد بھی اس فعل کی مناسب بنائی ہے، چنانچہ بال صاف کرتے ہوئے زیادہ مشقت نہیں اٹھانا پڑتی۔ چہرے کی جلد نرم و نازک ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی جلد اور ساخت بال مونڈنے یا نوچنے کے مناسب نہیں بنائی لہٰذا اس پر استرا یا ریزر پھیرنا مشکل ہوتا ہے۔

داڑھی مونڈنے والوں کو جلد کے چھلنے، خون نکلنے، دانے بننے کی تکلیفوں کا بار بار سامنا کرنا پڑتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے جیسے بڑھاپا آتا ہے، منہ پر پڑنے والی جھریاں اس مشکل میں مزید اضافہ کرتی جاتی ہیں۔ جب خلافِ فطرت مرد حضرات چہرے کی جلد کو تختہ مشق بناتے ہیں تو انہیں جلد کو بار بار کھینچ کر، ہونٹ کبھی سکیڑ کر، کبھی پھیلا کر، ٹھوڑی کی جلد کبھی ادھر کبھی ادھر گھما کر، کبھی آنکھوں کا زاویہ بدل بدل کر، کبھی زبان کو جڑوں کی طرف لے جا کر جلد پر مصنوعی ابھار بنا کر ایسی ایسی حرکات اور ایسی شکلیں بنانا پڑتی ہیں کہ ایک معقول اور مہذب انسان ایسی بھدی شکلیں بنانے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اس قسم کی حرکات انسانی عزو شرف اور وقار کے قطعاً شایان نہیں ہیں۔ چہرہ ایک ایسا باعزت عضو ہے کہ اسلامی شریعت میں اس کی عزت وتکریم کے پیشِ نظر سزا دینے کے لیے بھی اسے مارنے اور بگاڑنے سے منع کیا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے گودنے اور گدوانے والیوں، بھنوؤں کے بال بنانے والیوں، چہرے کے بال نوچنے والیوں اور دانتوں میں خوب صورتی کے لیے خلا پیدا کرانے والوں پر لعنت کی ہے تو اس میں بھی یہی پہلو پیش نظر ہے کہ اللہ نے چہرے کی ساخت اور رنگت جیسی بھی بنائی ہے انسان اپنے اختیار سے اس میں کوئی تبدیلی کرنے کی گستاخانہ جرات نہ کرے۔

مردانگی سے انکار:

اللہ تعالیٰ نے دنیا کی تمام چیزوں کو جوڑا جوڑا پیدا کیا یہاں تک کہ جمادات بھی اپنے اندر یہ خاصیت رکھتے ہیں۔ حیوانات میں چونکہ افزائشِ نسل بھی ہوتی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس لیے ان کے نر و مادہ میں ربِ خلاق نے شکل اور وظیفہِ حیات کے لحاظ سے نمایاں فرق رکھا تاکہ دیکھتے ہی ہر نر اپنی جنس کی مادہ کو پہچان سکے۔ چنانچہ چڑے کی کالے رنگ کی ڈاڑھی ہوتی ہے۔ شیر کی گردن بالوں سے بھری ہوئی ہوتی ہے جب کہ شیرنی کی گردن ان بالوں سے خالی ہوتی ہے۔ بکری کی گردن پر ڈاڑھی جیسے بال نہیں ہوتے لیکن بکرے کی ڈاڑھی اس کا امتیازی نشان ہے۔ مرغ ن گردن پر ڈاڑھی اور سر پر کلغی اس کے نر ہونے کا پتا دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں سے صنف ذکور کو ڈاڑھی کا حسن عطا کیا۔ مرد کی ڈاڑھی اس عمر میں نمودار ہوتی ہے جب اس کا جسم بلوغت کی حدود میں داخل ہو رہا ہوتا ہے، گویا ڈاڑھی مردانہ ساخت کی تکمیل کا اہم نشان ہے۔

جانوروں اور انسانوں میں نر و مادہ کی تخصیص ایک فطری قانون ہے۔ جو مرد ڈاڑھی نہیں رکھتا وہ فطرت کے اس قانون سے انحراف کرتا ہے۔

نیز جس مرد کی ڈاڑھی نہیں اگتی وہ جنسی طور پر بھی ناقص رہتا ہے۔

عورتوں کی مشابہت:

رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

(دیکھیے صحیح بخاری، کتاب اللباس، ح: ٥٥٤٦)

عورتوں اور مردوں کا ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا کبیرہ گناہ ہے اور اس سلسلے میں بہت سی احادیث آئی ہیں جن کی تفصیل ''صنف مخالفت کی مشابہت''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابچے میں دیکھی جا سکتی ہے۔

عورت کا مردوں جیسا لباس، مردوں جیسی عادات، مردوں جیسے افعال و حرکات، مردوں جیسا حلیہ وغیرہ اپنانا قطعی حرام ہے۔اسی طرح مردوں کا عورتوں کی طرح لباس پہننا، ڈاڑھی مونڈ کر زنانی شکل بنانا، بناؤ سنگھار کرنا، زیور پہننا، ریشمی لباس پہننا، عورتوں کے سے ناز نخرے کرنا یا بول چال میں زنانہ الفاظ اور صیغے استعمال کرنا بھی حرام ہے۔

موجبِ لعنت:

جو مرد ڈاڑھی منڈا کر اپنا حلیہ عورتوں جیسا بناتا ہے، وہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی لعنت اپنے اوپر لے لیتا ہے اور یہ شخص جب تک ڈاڑھی منڈاتا رہتا ہے مسلسل اسی حالت میں رہتا ہے اور اگر اسی حالت میں اسے موت آ گئی تو پھر......؟

جو مرد ڈاڑھی منڈا کر اپنی شکل عورتوں جیسی بنانے کی کوشش کرتے ہیں وہ جسم کے دیگر تمام مردانہ اعضاء میں اپنی مرضی سے تبدیلی کر کے انہیں زنانہ پن نہیں دے سکتے اس طرح وہ حلیے کے لحاظ سے نہ مرد ہوتے ہیں نہ عورت۔

اللہ کی تخلیق پر زبان حال سے اعتراض:

مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کسی صاحب سے ملنے گئے۔ان کے ساتھ ایک ڈاڑھی منڈا نوجوان بھی تھا۔صاحبِ خانہ کا چھوٹا بچہ باہر آیا، مولانا نے بچے کو اپنے پاس بلایا تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔کلین شیو نوجوان نے اسے آواز دی تو بچہ اس کی طرف لپکا۔نوجوان نے ازراہِ مذاق کہا! دیکھیے، مولانا ڈاڑھی سے بچے بھی ڈرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا نے مسکرا کر کہا: بات یہ نہیں بلکہ تمہاری شکل اس کی ماں سے ملتی ہے۔

مولانا کی بات حقیقت پر مبنی ہے۔ ڈاڑھی منڈانے والا زبانِ حال سے اللہ تعالیٰ پر یہ اعتراض کرتا ہے کہ تو نے میری ڈاڑھی اگا کر مجھے مرد بنایا لیکن میں نے اپنے آپ کو اس صنف یا قوم کے مشابہہ کر لیا جن کی شکل اور حلیہ مجھے پسند ہے۔

زنخہ بننے کا پیش خیمہ:

ڈاڑھی منڈانے کی عادت مزید کئی گناہوں کا باعث بنتی چلی جاتی ہے۔ غور کیجیے، ڈاڑھی منڈانے والے حضرات جو قلمیں رکھتے ہیں ان کی ہزار ہا شکلیں اور فیشن آتے جاتے رہتے ہیں، سر کے بال منڈانے یا رکھنے کے بھی بہت سے فیشن صرف اس وجہ سے چلتے ہیں کہ چہرے سے ڈاڑھی چھیل دی جاتی ہے۔

ڈاڑھی منڈانے والے مرد مونچھوں کے فیشن بھی آئے دن بدلتے رہتے ہیں۔ عام طور پر عورتوں کی طرح مونچھوں کا بھی صفایا کر کے شکل کو مکمل زنانہ روپ دینے کی کوششیں ناتمام کی جاتی ہے۔

ڈاڑھی منڈانے والے مرد چہرے پر عورتوں کی طرح مختلف لوشن، کریمیں وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔ یہ ڈاڑھی منڈانے والے مرد ہی ہیں جن کے فیشن بڑھتے بڑھتے زنانہ بناؤ سنگھار پر بازی لے گئے ہیں اور ان کے لیے باقاعدہ دلہا ہاؤس اور بیوٹی پارلر جگہ جگہ کھل رہے ہیں۔ اور اب پونیاں، لپ اسٹک اور نیل پالش لگانا جسم سے بال صاف کرانا، بھنویں بنانا، بڑے بڑے ناخن رکھنا، زیور پہننا، گلے میں دوپٹے کی عورتوں کی طرح رسی ڈالنا ایک عام رواج بن چکا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاڑھی والے مرد کے نصف سے زائد چہرے کو ڈاڑھی نے گھیرا ہوتا ہے اس لیے وہ میک اپ کر ہی نہیں سکتا اور کرنا بھی چاہے تو کہاں کرے گا؟

ناک، آنکھیں اور ابرو ہی تو بچتے ہیں، ان پر کیا ہوا میک اپ ڈاڑھی کی صورت نظر ہی نہیں آسکتا اور نظر آئے بھی تو وہ مختلف رنگوں کے دھبوں کی صورت نظر آئے گا گویا ڈاڑھی مرد کی مردانگی اور اس کے مردانہ حلیے کا مضبوط اور اہم حصار ہے جو اسے زنانی عادات اختیار کرنے کی لعنت سے بچاتا ہے۔ ڈاڑھی والا مرد بیوٹی پارلر کا رخ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ اسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ڈاڑھی اور میک اپ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

بیوٹی پارلر والے حضرات بھی اسے کہیں گے کہ صوفی صاحب، مولوی صاحب! پہلے آیئے آپ کی ڈاڑھی چھیل کر کوڑے دان میں پھینک دیتے ہیں پھر آپ کو میک اپ کر کے خوب صورت، نرم و نازک، بنوی سنوری، سولہ سنگھار کی ہوئی زنانی صورت اس طرح بنائیں گے کہ نقل پر اصل کا دھوکہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے نامحرم سے مرد اور عورت دونوں کو نظر بچانے کا سختی سے حکم دیا ہے فرمایا: اے نبی! ان مردوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہوں (نامحرم عورتوں کو دیکھنے سے) پست رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ اس سے خبردار ہے۔ اور مومن عورتوں سے کہہ دیجیے کہ (نامحرم مردوں کی دید سے) اپنی نظر بچا کر رکھیں اور اپنی عصمت و عفت کی حفاظت کریں (النور:۳۱)، لیکن مردوں کے ڈاڑھی کے بال چھیلنے کا فتنہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھتے بڑھتے جب لباس، گفتگو، زیور، گھڑی، پرس تک زنانہ پن بن کر چھا گیا، ادھر عورتوں نے بھی اپنی شکل، حلیے، لباس، عادات کو مردوں کے قریب تر کرنے کی مہم زور شور سے شروع کردی تو She, He کا فرق یوں مٹا کہ

''من تو شدم تو من شدی''

والی حالت ہوگئی تو پھر ایک دوسرے سے نظریں بچانا چہ معنی، البتہ اس قسم کے نامحرموں میں She, He کے فرق کے بغیر) دوستی (Friendship) کا ایک ایسا شیطانی جال پھیلنا شروع ہوگیا، جس کے شکنجے میں پھنسنے والوں کی حیا، غیرت، ناموس، عفت و عصمت کے ساتھ والدین کی اطاعت، دین و مذہب سے محبت، ایثار و ہمدردی، شجاعت و بسالت جیسی صفات بھی اڑن چھو ہوگئیں۔ سارے ہی She, He چھوئی موئی بن گئے۔ نتیجہ یہ کہ نظر جھکانے کی کوشش کرنے والے لوگوں کو بھی یہ پتا چلانے کے لیے ان کے سامنے کوئی He کھڑا ہے یا She کھڑا ہے، آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس کے چہرے، بالوں، کپڑوں اور بالآخر آواز اور لہجے کو بھی اچھی طرح سن کر یہ اندازہ لگانا پڑتا ہے کہ ان صاحب نے مردانگی سے زنانہ پن کی طرف چھلانگ لگائی ہے یا زنانہ پن سے مردانہ حلیے کی طرف کوچ کیا ہے اور اب یہ مرد کی ذیل میں آتے ہیں یا عورت کے طبقے میں شامل ہیں۔

راقمہ کو کئی بار اس قسم کی مصیبت کا سامنا ہوا ہے۔ ایک بار میں اپنے بیٹے کے ساتھ وین میں بیٹھی۔ اتنے میں ایک جوان لڑکی، کالے رنگ کے کپڑے، گلے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بازوں پر کڑھائی، اس سے میچ کرتا کالا دوپٹہ، ہاتھوں میں کڑے اپنے باپ اور ماں کے ساتھ سامنے والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ اس لڑکی کی حرکتیں عام لڑکیوں سے مختلف لگ رہی تھیں۔ میں اس لڑکی کو تاسف سے دیکھتی رہی اور اس کے ماں باپ کی بے غیرتی پر کڑھتی رہی۔ وہ لڑکی ماں باپ سے باتیں بھی کر رہی تھیں، چند جملوں بعد مجھے پتا چلا کہ یہ ''باتیں کرتی'' نہیں ''باتیں کرتا'' ہے۔ میں نے فوراً لاحول پڑھ کر نظریں پھیر لیں لیکن اس عرصے میں اسے کئی بار دیکھنے کا جرم کر چکی تھی۔

شیطان کی اطاعت:

اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کی وجہ سے شیطان کو لعنتی قرار دیا تو اس نے انسان کی دشمنی، حسد اور بغض میں آ کر اللہ تعالیٰ سے کہا:

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ. (النساء: ١٢٠)

''اور میں لازماً ان کو حکم دوں گا جس سے یہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو لازماً بگاڑ دیں گے۔''

چنانچہ شیطان مختلف حیلوں بہانوں سے انسان کو اللہ کی بنائی ہوئی صورتوں اور شکلوں کو بگاڑنے پر اکساتا رہتا ہے، کبھی مردوں کو ڈاڑھی مونڈنے کی ترغیب دیتا ہے، کبھی انہیں زنانہ زلفیں رکھنے، پونیاں ڈالنے، کوکے بالیاں کڑے پہننے اور بیوٹی پارلروں میں جا کر عورتوں کی طرح سولہ سنگھار کرنے کا چسکا ڈالتا ہے۔ عورتوں کو مردوں جیسے حلیے بنانے، بازاروں میں بغیر حجاب کے مردوں کی طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے تکلف چلنے پھرنے، دفاتر میں فائلیں کھول کر بیٹھنے، بازاروں میں دکان داری کرنے، چہرے کے نقش و نگار میں بھنووں کے بال بنا کر، چہرے کا رنگ و روغن بدل کر، سر کے بالوں کے رنگ بدل کر اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کرنے کی گستاخانہ جرات دیتا ہے۔ وہ نس بندی کروا کر ضبطِ تولید کا غیر فطری طریقہ اختیار کرنے اور کبھی ہم جنسی کی صورت بے حیائی کے گٹر میں گرانے کی تدبیر کرتا ہے۔

قوم لوطؑ کا فعل:

اللہ تعالیٰ نے جنسی خواہش کے لیے ہر حیوان کا جوڑا بنایا اور اس کی کشش اسی کی طرف رکھی۔ انسان کو اس خواہش کی تکمیل کے لیے ایک اعلیٰ اور مہذب ضابطہ عطا کیا لیکن لوط علیہ السلام کی قوم اہلِ سدوم نے اس ضابطے سے بدترین انحراف کیا۔ وہ اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کی طرف متوجہ ہوتے۔ کوئی بھی خوب صورت مرد یا لڑکا ان کے اس فعلِ بد سے نہیں بچ سکتا تھا۔ انہوں نے اس شیطانی فعل کو پورا کرنے کے لیے داڑھی مونڈنا اور زنانہ عادات اختیار کرنا شروع کر دیا گویا وہ اپنے آپ کو بھی یہ سخت ترین دھوکہ دیتے اور سامنے والے کو بھی کہ وہ ایک عورت نما مرد سے اپنی خواہش پوری کر رہے ہیں۔ یہ ربِ کریم کی تخلیق کا بدترین مذاق، تھا، سنگین بغاوت اور مکروہ بے حیائی تھی۔ نتیجہ یہ کہ اس قوم کو درو دیوار سمیت عام سطح سمندر سے ۱۳۰۰ فٹ نیچے گہرائی میں دھنسا دیا گیا۔ بحیرِ میت آج بھی اس قوم کا عبرت ناک انجام بتانے کے لیے موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا ۔(ھود:۸۲)

''ہم نے اس کے اوپر کے حصے کو اس کا نچلا حصہ بنایا۔''

مغضوب اقوام کا فعل:

داڑھی منڈانے کا طریقہ اللہ کے عذاب کی لپیٹ میں آنے والی قوموں (مشرکوں، مجوسیوں، لوط علیہ السلام کی قوم) نے ایجاد کیا، اس لیے داڑھی منڈا کر ان کے دوستوں میں شامل ہونا غیرت کے منافی ہے۔ رب کریم نے فرمایا:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُوْرِ ۔(الممتحنہ:۱۳)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ایسے لوگوں کو دوست نہ بناؤ جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا وہ آخرت (کے ثواب) سے اسی طرح مایوس ہیں جس طرح قبروں میں پڑے کافر (اللہ کی رحمت سے) مایوس ہیں۔''

• يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّىْ وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ

(الممتحنہ:۱)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ......''

مشرکوں اور مجوسیوں کی مشابہت:

رسول اللہ ﷺ نے اہل ایمان کو حکم دیا:

خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وفِرُوا اللِّحىٰ وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ ۔(بخاری،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب اللباس، باب تقلیم الاظفار، ح: ۵۸۹۲)

''مشرکوں کی مخالفت کرو ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو۔''

ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

خَالِفُو الْمُشْرِكِيْنَ اَحْفُو الشَّوَارِبَ وَاَوْفُوا اللّحیٰ.

(مسلم، کتاب الطھارہ، باب خصال الفطرہ ح: ۵۱۰)

''مشرکین کی مخالفت کرو (بایں طور کہ) مونچھوں کو صاف کرو اور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ۔''

جُزُّو الشَّوارِبَ وَاَوْفُو اللُّحیٰ، خَالِفُوا الْمَجُوسِ.

(مسلم، کتاب الطھارۃ، خصال، الفطرہ: ۵۱۱)

''مونچھیں کتراؤ، ڈاڑھیاں بڑھاؤ (اور اس طرح) آتش پرست مجوسیوں کی مخالفت کرو۔''

رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایرانی مجوسیوں کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ اپنی مونچھیں بڑھاتے اور ڈاڑھی منڈاتے ہیں تم ان کی مخالفت کرو ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں چھوٹی کرو۔ (ابن حبان: ۱/ ۴۰۸ بحوالہ فتاویٰ اصحاب الحدیث)

ان احادیث میں مشرکوں اور مجوسیوں کی مخالفت کا حکم دیا گیا اور کہا گیا کہ داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو۔ معلوم ہوا کہ مجوسی ڈاڑھیاں منڈاتے اور مونچھیں رکھتے تھے جس کا ثبوت مندرجہ ذیل واقعہ ہے۔

یمن کے والی نے شاہِ ایران کسریٰ کے حکم سے اپنے دو قاصد رسول اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کے پاس بھیجے۔ جب وہ آئے تو ان دونوں کی ڈاڑھیاں منڈی ہوئی تھیں اور مونچھیں بڑی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کی طرف دیکھنا تک پسند نہیں کیا۔ پھر ان سے کہا: تم دونوں کے لیے ہلاکت ہو کس نے تم کو اس کا حکم دیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہمارے رب یعنی کسریٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن میرے رب نے تو مجھے اپنی ڈاڑھی چھوڑنے اور مونچھ کاٹنے کا حکم دیا ہے۔ (تاریخ ابن جریر بحوالہ اسلام میں ڈاڑھی کا مقام از بدیع الدین شاہ راشدی)

مکہ کے مشرکوں میں ہر طرح کا رواج تھا، وہ ڈاڑھی منڈاتے بھی تھے اور ڈاڑھی کی مختلف قسم کی تراش خراش کر کے یا خط بنوا کر کئی قسم کی شکلیں بھی بناتے تھے۔ وہ مونچھیں بڑی بھی رکھتے اور چھوٹی بھی لیکن عام طور پر مونچھیں بڑی ہی رکھنے کا رواج تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مونچھیں خوب پست کرنے کا حکم دیا جب کہ ڈاڑھی کو اپنی حالت پر چھوڑ دینے کا فرمان جاری کیا۔

جو مسلمان ڈاڑھی منڈاتا ہے وہ مجوسیوں کی مشابہت اختیار کرتا ہے اور جو ڈاڑھی کو کاٹ چھانٹ کر، اس کے بعض حصوں کو مونڈھ کر مختلف شکلیں بناتا رہتا ہے وہ مشرکوں کی مشابہت اختیار کرتا ہے۔

جوگیوں اور قلندروں کی نقالی:

ہندو لوگ جو کئی کروڑ دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں، وہ ڈاڑھی اور مونچھیں صاف کرتے ہیں۔ ان کے جوگی، سر، ابرو، مونچھ اور ڈاڑھی کے تمام بالوں کا صفایا کر کے سادھو (درویش) بن جاتے ہیں جو مسلمان ڈاڑھی منڈاتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں وہ ان بت پرست ہندو جوگیوں کی بھی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

پاک و ہند کے مسلمان چونکہ اکٹھے رہے اور اکثر مسلمان ہندو ہی سے مسلمان ہوئے اور یہ بھی معلوم ہے کہ اکثریت صرف زبانی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئی۔ انہوں نے اپنے لباس، حلیے، رسومات، معتقدات میں اسلام کے مطابق کوئی نمایاں تبدیلی اپنے آپ میں پیدا نہیں کی، نتیجہ یہ کہ وہ بظاہر مسلمان تو ہو گئے ہیں لیکن عملاً اور شکل وصورت میں ہندو ہی رہے۔

ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ لوگ جن صوفیاء کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے وہ بھی شریعت کی پابندیوں کے نہ صرف عملاً خلاف تھے بلکہ وہ لوگوں میں شریعت کے خلاف اپنے وضع کردہ دین طریقت کا پرچار بھی کرتے تھے۔ پابندِ شریعت علماء کی مخالفت کرنا، زاہد، ملا، شیخ کا مذاق اڑانا، ڈاڑھی، نماز، روزے، حج کو حقیر جاننا، جہاد بالسیف کا انکار کرنا، شراب پینا اور اسے شرابِ معرفت کہنا، لڑکوں اور عورتوں سے عشق لڑانا اور اسے عشقِ حقیقی کا ذریعہ قرار دینا ان لوگوں کا عام مشغلہ رہا ہے۔

ان کی اکثریت بھی ڈاڑھی، مونچھوں، ابرو، سر وغیرہ کے بالوں کا صفایا کرتی ہے اور اپنے آپ کو قلندر کہلواتی ہے چنانچہ ڈاڑھی منڈانا اس زندیق طبقے کی بھی علامت ہے۔

امتِ مسلمہ سے نام کٹوانے کا باعث:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّصَارٰی. (صحیح الجامع الصغیر و زیادته، ح: ٥٤٣٤۔ صحیح الترغیب والترھیب: ٢٧٢٣۔ سلسلة الا حادیث الصحیحه : ٢١٩٤)

''جس نے ہمارے علاوہ کسی کی مشابہت کی وہ ہم میں سے نہیں، نہ یہود کی مشابہت کرو اور نہ نصاریٰ کی۔''

جو شخص لباس، حلیے یا کسی اور کام میں غیر مسلم قوموں کا کوئی طریقہ، علامت یا عادت اختیار کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنا نافرمان کہہ کر عاق قرار دے دیا۔ کوئی زبان سے لاکھ دعویٰ کرے کہ وہ مسلمان ہے لیکن جب اس نے امتِ مسلمہ کے افراد کی خاص پہچان یا یونیفارم (وردی) کی ایک اہم علامت ڈاڑھی کو ترک کر دیا تو اب وہ اس قابل نہیں کہ اسے دیکھنے والے امتِ مسلمہ کا فرد قرار دیں۔

جو جیسا وہ ویسا:

جو شخص، جس قوم، جس طبقے یا جس صنف کا حلیہ اور لباس اختیار کرتا ہے وہ انہی میں شمار کیا جاتا ہے اگر کوئی شخص پولیس کی وردی پہن لے تو وہ دیکھنے میں پولیس مَین ہی معلوم ہوگا اور ناواقف لوگ اسے اصلی پولیس مَین ہی سمجھیں گے۔ جو شخص گلے میں صلیب لٹکائے گا اسے عیسائی ہی سمجھا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَن تشبه بقوم فھو منھم (مسند احمد: ٢/ ٥٠، ح: ٥١١٤، نیز: ٢/ ٩٠، ح: ٥٦٦٧۔ سنن ابی دائود، کتاب اللباس، باب فی بس الشھرة، ح: ٤٠٣١)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہوگا۔''

اس حکم کے بعد ایک محب رسول ﷺ مجوسیوں، مشرکوں اور مغضوب اقوام کا حلیہ اپنے لیے کیسے پسند کر سکتا ہے۔

کسی کی ڈاڑھی مونڈنا یا نوچنا قابلِ تاوان جرم:

جس مرد کے چہرے پر ڈاڑھی نہیں ہوتی یا چند بال اگتے ہیں اس کا یہ جسمانی عیب شمار کیا جاتا ہے ایسے مرد کو پنجابی میں کھودا اور ایسی ڈاڑھی کو چگی ڈاڑھی کہا جاتا ہے۔ عربی میں ایسے شخص کو اجلد کہتے ہیں۔ لہٰذا جو شخص ڈاڑھی مونڈتا ہے وہ اپنے چہرے کو اپنے ہاتھوں عیب دار کر لیتا ہے۔

ڈاڑھی مردانہ جسم کے لیے ایسے ہی ہے جیسے اس کے جسم کے دیگر اعضا ناک وکان وغیرہ۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی ڈاڑھی نوچ ڈالے یا مونڈ دے تو یہ اسلامی قانون کی رُو سے قابلِ تاوان جرم ہے۔

عثمان بن حُنیف بصرہ کے گورنر تھے۔ جنگِ جمل کے موقع پر جب ان کی ڈاڑھی نوچی گئی تو صحابہ کرام نے اس کے لیے مُثلہ کرنے کا لفظ استعمال کیا۔ مُثلہ کا مطلب ہے: کسی شخص کے جسم کے اعضا کو الگ الگ کر کے کاٹنا (زندہ ہو یا مردہ)۔

جاہلیت میں مثلہ کرنے کا عام رواج تھا اور اب بھی غیر مسلم اقوام ایسا کرتی ہیں۔ اہلِ عرب نے کسی سے انتقام لینا ہوتا تو اس کے جسم کے اعضا کاٹ دیتے یا آنکھیں پھوڑ دیتے، مردوں کی ڈاڑھی بھی سزا یا انتقام کے طور پر مونڈ دیا کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ اسلام نے زندہ ہو یا مردہ، دشمن مسلم ہو یا کافر، کسی شخص کا بھی مثلہ کرنا حرام قرار دیا۔ نیز یہ قانون بھی جاری کیا کہ جو شخص کسی کے عضو کو زخم لگائے یا کاٹ دے تو قصاص میں عدالت کے ذریعے ویسی ہی سزا مجرم کو دلوائی جاسکتی ہے۔

فقہا نے یہ تصریح کی ہے:

کہ اگر کوئی کسی کی ڈاڑھی زبردستی مونڈ ڈالے تو مونڈنے والے پر ناک، کان کی دیت کے برابر دیت لازم ہوگی کیونکہ اس نے ایک شخص کا جمال ضائع کر دیا۔ (ہدایہ، کتاب الدیات المغنی لابن قدامہ: ۱۲/ ۱۱۷، باب دیات الجراح مسئلہ، ۱۴۸۷، بحوالہ ڈاڑھی کیوں؟ حافظ خالد محمود خضر)

ڈاڑھی کے بال مونڈ دینے پر تاوان کی تفصیل کتب فقہ میں مذکور ہے۔

دیکھیے: فقہ علی المذاہب الاربعہ جلد پنجم از علامہ عبدالرحمٰن الجزری

امت کے تمام علما کا اس پر اتفاق ہے کہ اپنی ڈاڑھی خود مونڈنے والا اپنا مثلہ خود کرتا ہے اور زندگی میں جتنی بار ڈاڑھی مونڈتا ہے، اتنی بار اللہ کی عطا کردہ جسمانی خوبصورتی کو مجروح کرنے کے جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ کیوں کہ انسان کا جسم اور اس کے اعضا اس کی اپنی ملکیت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ امانت ہیں، اس امانت کا اللہ تعالیٰ نے جس انداز سے استعمال کرنے کا حق انسان کو دیا ہے، اسے چاہیے کہ وہ اسی حد کے اندر رہے اور اللہ کی مرضی کے خلاف اس میں کوئی تصرف نہ کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال اور وقت کا ضیاع:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو مال ضائع کرنے لیے نہیں دیا، نیز اس کو جسمانی من مانی خوبصورتی حاصل کرنے کے لیے یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ ڈاڑھی مونڈنے، میک اپ کرنے پر اپنا وقت اور مال ضائع کرتا رہے۔

جو مرد ڈاڑھی مونڈتا ہے وہ اپنی زندگی کا بہت قیمتی وقت اس گناہِ بے لذت پر ضائع کر دیتا ہے۔ امریکہ کے ڈاکٹر ہربرٹ میسکون نے اپنا حسابی اندازہ لگا کر بتایا کہ ایک نوجوان اگر ۱۵ سال کی عمر میں شیو کرنا شروع کرتا اور تقریباً ۵۵ سال کی عمر تک شیو کرتا رہتا ہے تو وہ اندازاً ۳۳۵۰ (تین ہزار تین سو پچاس) گھنٹے جو کہ ۱۳۹ دنوں کے برابر ہوتے ہیں، اس کام پر صرف کرتا ہے۔ (ڈاڑھی کی اہمیت از مشتاق احمد)

جب کہ اس پر بلیڈ اور شیونگ کریموں کا خرچ مستزاد ہے۔

ڈاڑھی مونڈنا چوں کہ جائز نہیں، اس لیے ریزر، شیونگ کریموں یا حجاموں کو مزدوری کی صورت میں جو کچھ ادا کیا جاتا ہے وہ سب حرام خرچ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا. إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا. (بنی اسرائیل ۲۶، ۲۷)

”اور بے جا مال نہ اڑاؤ، بے شک حرام کاموں میں مال اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داڑھی مونڈنا کارِ بے کار:

دورِ حاضر میں ڈاڑھی مونڈنے کو رواج دینے میں شیونگ سے متعلق سامان بنانے والی کمپنیوں کا بھی بہت بڑا ہاتھ ہے۔ وہ پرکشش اشتہار دینے کے ساتھ ساتھ یہ باور کراتی ہیں کہ شیو کرنا ایک مرد کی جوانی کو برقرار رکھنے کے لیے بہت ضروری ہے۔

جارج برنارڈ شا کو ایک ریزر بنانے والی کمپنی نے بذریعہ خط لکھا کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ اپنی ڈاڑھی صاف کرنے والے ہیں۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو کمپنی کے لیے یہ باعثِ افتخار ہوگا کہ آپ ہماری کمپنی کا بنا ہوا ریزر استعمال کریں اور ساتھ ہی الیکٹرک شیونگ مشین بھی بھیجی۔ جواب میں برنارڈ شا نے کمپنی کو لکھا۔ میں آپ کی شیونگ مشین واپس بھیج رہا ہوں، میرا ڈاڑھی صاف کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ میرے ڈاڑھی رکھنے کی وجہ وہی ہے جو بچپن میں مجھے میرے والد نے اپنی ڈاڑھی کے متعلق بتائی تھی۔ میری عمر اس وقت پانچ سال ہوگی، جب وہ شیو کر رہے تھے۔ میں نے کہا: ڈیڈی آپ شیو کیوں کرتے ہیں؟ میرے والد نے ایک منٹ خاموشی سے میرے چہرے کی طرف دیکھا۔ پھر ریزر کھڑکی سے باہر پھینکتے ہوئے کہا: ہاں آخر میں شیو کیوں کرتا ہوں۔ میں نے اپنے لیے یہ کیا مصیبت مول لے رکھی ہے۔ اس دن کے بعد میرے والد نے کبھی ڈاڑھی نہیں مونڈی۔ (ڈاڑھی کی اہمیت ص ۶۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلد بڑھاپا آ جانے کا باعث:

جو مرد شیو کرتے ہیں ان کے چہرے کی جلد بار بار استرا یا ریزر کی رگڑ کھا کھا کر جلد لٹک جاتی ہے لہٰذا چہرے کی جلد پر جھریاں پڑ جاتی ہیں اور بڑھاپا جلد آ جاتا ہے اور وہ نظر بھی آتا ہے۔ جو مرد داڑھی نہیں مونڈتے، ان کے چہرے کی رونق ترو تازہ رہتی ہے لہٰذا بڑھاپا دیر سے آتا ہے اور اگر چہرے پر جھریاں ہوں بھی تو داڑھی کے بال اسے چھپا لیتے ہیں۔ دراصل جس طرح زمین پر سبزہ اگا ہوا ہو تو وہ زمین خوب صورت لگتی ہے لیکن جب اس سبزے کو کاٹ دیا جائے تو بہت بھدی لگتی ہے یہی معاملہ چہرے پر اگی ہوئی داڑھی کا ہے۔

داڑھی مونڈنے والے مرد جسمانی طور پر لاغر اور کمزور نظر آتے ہیں کیوں کہ وہ مردانگی کے وصف کو اپنے ہاتھوں ختم کر چکے ہوتے ہیں۔ جب کہ داڑھی والے مرد کا چہرہ بھرا بھرا اور بارعب لگتا ہے، لوگ اس کی عزت کرتے ہیں۔

بعض مرد بڑھاپے میں بھی داڑھی کا حسن اور رعب چھیل چھیل کر کوڑے دان کا پیٹ بھرتے رہتے ہیں۔ وہ عاقل و بالغ، باشعور اور عمر رسیدہ مرد ہونے کے باجود یہ چاہتے ہیں کہ پندرہ سولہ سالہ لڑکوں کی طرح نظر آئیں، وہ اس احساسِ کم تری کے باعث چہرے پر داڑھی اور مونچھوں کے بال دیکھنا پسند نہیں کرتے حالانکہ وہ یہ نہیں جانتے کہ ان کا چہرہ، قد و قامت یا چہرے کی جُھریاں بتا دیتی ہیں کہ وہ عمر کے کس پیٹے میں ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخصیت و کردار پر ڈاڑھی کا اثر

انسان جس طرح کا حلیہ بناتا ہے اس کے اندر اسی قسم کے جذبات و عادات بھی ابھر آتے ہیں۔ اگر کسی لڑکے کو مسلسل لڑکیوں کا لباس پہنایا جائے تو وہ لاشعوری طور پر لڑکیوں کے کھیل کھیلنا اور لڑکیوں کی طرح اُٹھنا بیٹھنا اختیار کرتا جاتا ہے۔ اگر کسی آدمی کو پولیس کی وردی پہنا دی جائے تو وہ اپنے آپ کو پولیس مین سمجھنے لگتا ہے۔ اگر کسی شخص کو بھکاریوں کا لباس پہنا دیا جائے تو وہ بھکاریوں کی طرح اپنے آپ کو محسوس کرنے لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فلموں میں ہر کردار کو اپنا حلیہ بھی مطلوبہ کردار کے مطابق اپنانا تا ہے۔

اسی طرح آدمی جس حلیے میں دوسروں کو نظر آتا ہے۔ دوسرے لوگ اس کی شخصیت کے متعلق ویسی ہی رائے قائم کرتے ہیں۔

اگر کوئی بچہ شلوار قمیض یا ٹوپی پہنے ہو تو دیکھنے والے یہ سمجھتے ہیں کہ اس بچے کے والدین دینی ذہن کے لوگ ہیں۔ اگر بچے کو پتلون بوشرٹ پہنائی گئی ہو تو اسے ماڈرن (روشن خیال) والدین کا بیٹا سمجھا جاتا ہے۔

جو عورت بغیر بازو کے قمیض اور پاجامہ پہنے اسے انتہائی ماڈرن طبقے سے خیال کیا جاتا ہے۔ جس نے چادر لی ہو اسے قدامت پسند اور جس نے سر سے پاؤں تک خود کو چھپا رکھا ہو ہمارے دشمن کی زبان میں اسے انتہا پسند مسلمان سمجھا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گا۔

صرف یہی نہیں جس عورت کے بازو ننگے ہیں اس سے مرد اور لڑکے مذاق اور چھیڑ چھاڑ کرنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے جب کہ چادر والی عورت کی طرف نظریں اٹھ کر واپس آ جائیں گی اور برقعے والی عورت کا ایسا رعب پڑے گا کہ ہرا یرا غیر نتھو خیرا بھی اس کو دیکھ کر ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو جائے گا۔ اگر وہ وین میں بیٹھے تو کوئی مرد اس برقعے والی کی سیٹ پر بیٹھنے کی جرات نہیں کرے گا۔

ڈاڑھی انسان کی شخصیت اور اس کی معاشرتی حیثیت کو متعین کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔

ڈاڑھی مرد مسلم کا شعار:

شعار ان امور اور عادات کو کہتے ہیں جنہیں دیکھ کر یہ پہچان ہو سکے کہ فلاں مرد یا عورت کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ جیسے ایک سکھ کی پہچان اس کا کڑا، کچھا، کرپان ہے۔ اس کے سر، ڈاڑھی، بغلوں اور زیرِ ناف غرض ہر جگہ کے بڑھے ہوئے بال ہیں۔ ایک ہندو عورت کی علامت اس کے ماتھے کی بندیا ہے۔ ایک عیسائی جب ٹائی لگاتا ہے یا گلے میں صلیب لٹکاتا ہے یا اپنی کسی چیز پر صلیب کا نشان بناتا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ عیسائی ہے۔ جب کسی بستی سے اذان کی آواز سنائی دیتی ہے تو ہم جان جاتے ہیں کہ اس بستی میں مسلمان رہتے ہیں۔ جب کوئی عورت حجاب کے ساتھ باہر نکلتی ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ عورت مسلمان ہے، اسی لیے ڈاڑھی مرد مسلم کا شعار ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ شخص سخت احمق ہے جو اعلیٰ عہدے پر پہنچ جائے لیکن اس بیج (علامتی نشان) کو اپنی وردی سے اتار کر پھینک دے جو لوگوں میں اس کے عہدے کی پہچان کا ثبوت ہے۔

ہر شخص اپنی ڈیوٹی پر اپنے اپنے یونیفارم کے ساتھ آتا ہے۔ ایک مسلمان ہمہ وقتی مسلمان ہے لہٰذا اس کا یہ فریضہ ہے کہ وہ اپنا حلیہ اور اپنا لباس سنت کے مطابق رکھے جس میں ڈاڑھی سب سے نمایاں اور اہم ہے۔

ڈاڑھی عزت اور رعب کا باعث:

نوجوان ہو یا بوڑھا، عالم ہو یا عامی، ڈاڑھی والے کی ہر دور میں ہی عزت کی جاتی رہی ہے۔ کسی شخص کے چہرے پر ڈاڑھی دیکھ کر اس کے بارے میں اگر پہلے سے علم نہ ہو اور اس کے حلیے میں کوئی اور بھی بدخصلت لوگوں والی علامت نہ ہو تو اولین تاثر یہ ابھرتا ہے کہ یہ شریف آدمی ہے۔

''ڈاڑھی کی لاج رکھ لینا'' ہمارے معاشرے میں رائج محاورہ بھی اسی خیال کی عکاسی کرتا ہے۔

ڈاڑھی والے مرد کی شخصیت میں ایک رعب اور وقار پیدا ہو جاتا ہے۔ خصوصاً ڈاڑھی جتنی لمبی اور گھنی ہوتی ہے شخصیت اتنی ہی رعب دار بنتی جاتی ہے۔ کسی بھی مجلس میں جا کر دیکھیے، ہر ڈاڑھی والے کی شخصیت نمایاں، رعب دار، باعزت محسوس ہوگی۔ جب کہ ڈاڑھی منڈے لوگ دیکھنے سے ہی عورتوں کی طرح بزدل اور عام سے لوگ محسوس ہوتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاڑھی والے کی شخصیت میں قدرتی رعب پیدا ہو جاتا ہے، اس کا مظاہرہ میدانِ جنگ میں بھی کیا جاسکتا ہے، جن لوگوں کی ڈاڑھیاں ہوتی ہیں ان سے دشمن خوف کھاتا اور بدکتا ہے اور جن کی ڈاڑھی نہیں ہوتی ان سے نسبتاً کم خوف لاحق ہوتا ہے۔

مسلمان مجاہدین نے جب ایرانی آتش پرستوں پر حملہ کیا اور وہ گھوڑوں کی ننگی پیٹھوں پر سوار ہو کر، سادہ موٹے جھوٹے، پیوند لگے کپڑوں میں ایرانیوں کے مقابلے میں آئے تو ایرانی آتش پرست انہیں دیکھتے ہی یہ کہتے ہوئے بھاگ نکلے، دیواں آمدند، دیواں آمدند، دیو آ گئے، دیو آ گئے ... بے شک یہ ایمان اور ایمان کے مطابق اپنائے جانے والے اعمال اور حلیے ہی کا رعب تھا، جس میں ڈاڑھی بھی شامل ہے۔ اگر ایرانی آتش پرستوں کے ہم شکل ڈاڑھی منڈے مقابلے پر ہوتے تو ان پر ایسی دہشت کبھی طاری نہ ہوتی۔

دور کیوں جایئے! دورِ حاضر میں ہندو، یہودی، عیسائی اور دیگر غیر مسلم قوموں پر جن مسلمانوں کی دہشت چھائی ہوئی ہے اور جنہیں وہ بیخ و بُن سے اکھیڑنے کے لیے اربوں روپے کا اسلحہ گزشتہ کئی سالوں سے استعمال کر رہے ہیں وہ ڈاڑھی والے، اونچے ٹخنوں والے، راتوں کو قرآن کی تلاوت کرنے والے، کئی کئی دن بھوکے رہ کر گزارہ کرنے والے ''بنیاد پرست'' مسلمان ہی ہیں۔ ڈاڑھی منڈے اور غیر مسلموں کی طرح صرف دنیا کمانے والے مسلمانوں سے نہ اہلِ صلیب بدکتے ہیں اور نہ دھوتی پہننے والے لالے۔ آج بھی اسامہ بن لادن، ملا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر، ایمن الظواہری جیسے مسلمانوں کی پوری دنیا کے اہلِ شرک و کفر پر ہیبت اور دہشت چھائی ہوئی ہے تو یہ ایمان کے ساتھ ساتھ اس شرعی حُلیے کی بھی برکت ہے جس میں داڑھی سب سے نمایاں ہے۔

کیلفورنیا سٹیٹ یونیورسٹی، سین ہوزے کے ماہرِ نفسیات رابرٹ پیلی گرینی نے داڑھی کے ساتھ کوچی داڑھی، صرف مونچھوں کے ساتھ، اور مکمل شیو کے ساتھ ہر مرد کی چار، کل بتیس تصاویر کھینچیں اور انہیں بلا امتیاز اور ترتیب مختلف نفسیات دانوں کو بھیج دیا۔ نفسیات دانوں نے ان کے متعلق اپنے اپنے جو تاثرات بھیجے ان کا حاصل یہ تھا کہ داڑھی کے بال اور چہرے کا رشتہ لازم وملزوم ہے جس مرد کے چہرے پر جتنے زیادہ بال ہوں وہ اتنا ہی بارعب، پختہ کار، باہمت، آزاد خیال، نہ جھکنے والا، بزرگ اور خود پر بھروسہ کرنے والا دکھائی دیتا ہے۔ داڑھی والے حضرات بہت ذہین، مضبوط، جاذبِ نظر اور صحت مند دکھائی دیتے ہیں۔

(داڑھی کی اہمیت از مشتاق گوہر ص ۲۸)

اسی طرح ولیم ایڈمن نے ایک ریسرچ کا اہتمام کیا جس میں ۵۵ مرد اور ۵۹ خواتین کل ۱۱۴ حضرات نے حصہ لیا۔ انہیں یہ معلوم کرنا تھا کہ داڑھی والی اور بغیر داڑھی والی تصاویر دیکھ کر مردانہ صفات کے بارے میں کیا رائے ہے۔ پتا چلا کہ داڑھی والے حضرات کی مقبولیت کا گراف سب سے اونچا رہا ہے۔ داڑھی والے حضرات کو جنگ جویانہ صلاحیت، قوت اور غلبہ پانے کا عزم رکھنے والا قرار دیا گیا۔ (داڑھی کی اہمیت ص ۳۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہ سے بچانے میں ڈاڑھی کا کردار:

جس شخص نے اسلام کا شعار اور رسول اللہ ﷺ کی سنت سمجھ کر ڈاڑھی رکھی ہوتی ہے وہ ہر کام کرتے ہوئے یہ سوچتا ہے کہ اگر کسی نے اس حلیے کے ساتھ اسے کوئی گناہ کرتے دیکھ لیا تو پھر؟ ایسا آدمی اللہ سے بھی یہ حیا کرتا ہے کہ ڈاڑھی رکھنے کے باوجود تم نے اللہ کے قانون کو توڑنے کی جرأت کیسے کی؟ لہٰذا وہ ڈاڑھی کی وجہ سے بہت سے گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ البتہ جس شخص نے بناوٹی ڈاڑھی رکھی ہوئی ہے یا اس کی نیت ڈاڑھی رکھ کر لوگوں کو دھوکا دینا ہوتا ہے وہ خوب ڈٹ کر گناہ کرتا ہے۔ دورِ حاضر میں تو بعض لوگ ڈاڑھی اس لیے رکھتے ہیں کہ اپنے گناہوں پر پردہ ڈال سکیں۔ ایسے لوگ ایک جرم پر مزید ایک جرم کرتے ہیں۔ اللہ ان سے سمجھے۔ اور انہیں اس دھوکہ دہی والی ڈاڑھی کی بجائے حق وصداقت کی حمایت کرنے والی ڈاڑھی رکھنے کی توفیق دے۔

یہ بات ضرور ہے کہ ایسے دھوکا باز مجرم لوگ بھی یہ جانتے ہیں کہ ڈاڑھی والے کو معاشرے میں باعزت اور شریف سمجھا جاتا ہے۔

ڈاڑھی جنسی کشش کا باعث:

اللہ تعالیٰ نے ہر جان دار نوع میں نر کو ڈاڑھی کی صورت میں مردانگی کی ظاہری علامت اور خوب صورتی عطا کی ہے۔ مادہ فطری طور پر صرف اس نر کی طرف رجوع کرتی اور اسی میں دل چسپی لیتی ہے جس کی نرینہ خصوصیات وعلامات زیادہ واضح اور کامل ہوں۔ عورتیں ڈاڑھی والے مردوں کو ہی مرد سمجھتی ہیں جن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردوں کی ڈاڑھی نہیں ہوتی وہ مرد کی بجائے عورت کی طرح لگنے کی وجہ سے جنسی کشش کھو بیٹھتے ہیں۔

جس طرح عورت میں اس کی ظاہری نسوانی علامت اس کا سینہ ہے، اسی طرح مرد کی ظاہری جنسی علامت اس کی ڈاڑھی ہے۔ یہ دونوں علامات باہمی لطف اندوزی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ امریکہ کے ڈاکٹر فریڈمین نے عمرانی نفسیات میں سائنسی تحقیق کے بعد کچھ بیان کیا، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ڈاڑھی والے مردوں کے چہرے عورتوں کی نگاہ میں زیادہ کشش کے حامل ہوتے ہیں۔

(ڈاڑھی کی اہمیت از ڈاکٹر مشتاق گوہر ص ۲۶)

علمِ دین اور اہلیتِ امامت کی علامت:

لمبی ڈاڑھی کسی مسلمان کے عالمِ دین ہونے کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ ڈاڑھی والوں کو چاہے کچھ نہ آتا ہو۔ عالم، حافظِ قرآن اور دین دار شخص سمجھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی اجتماعی دینی معاملہ پیش ہو تو ڈاڑھی والے شخص کو آگے بڑھایا جاتا اور اس کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ نماز کی امامت کرانا ہو اور کوئی باقاعدہ امام موجود نہ ہو تو تمام لوگوں کی نظریں فوراً ڈاڑھی والے کی طرف اٹھتی ہیں، اگر اجتماعی دعا کروانا ہو تو ڈاڑھی والے شخص سے استدعا کی جاتی ہے۔

مسلمان ڈاڑھی عملاً نہ بھی رکھیں تو وہ مساجد میں امامت کے لیے ڈاڑھی والے شخص کو ہی امامت کرانے کا اہل سمجھتے ہیں۔ نکاح کرنے، جنازہ پڑھانے، کسی پروگرام میں تلاوتِ قرآن حکیم کرنے کے لیے باریش لوگوں ہی کے انتخاب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ترجیح دی جاتی ہے اور باریش لوگوں کی ہی تلاش کی جاتی ہے۔ ڈاڑھی کے مسنون ہونے کی یہ ایک ایسی عملی اور مضبوط دلیل ہے جس کے ذریعے ڈاڑھی منڈے اور ڈاڑھی مخالف حضرات بھی اس کی اہمیت اور عظمت کا لاشعوری طور پر اقرار کرتے ہیں۔ ڈاڑھی منڈوانے والے شخص کو اسلام یہ حق نہیں دیتا کہ وہ امامت کرائے۔

مولانا ثناء اللہ مدنی فرماتے ہیں: ڈاڑھی منڈوانے والے شخص کو قطعاً امام مقرر نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ علانیہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے۔ حدیث میں ہے:

كُلُّ أُمَّتِىْ مُعَافًا اِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ (بخاری، كتاب الادب، باب ستر المومن: ٦٠٦٩۔ مسلم، كتاب الزهد، باب النهى عنك مشك الانسان...... ٧٤٨٥)

اور جو شخص مٹھی سے کم کٹائے اس پر سختی کرنا چاہیے ایسا شخص امامت کے لائق نہیں، ہاں اتفاقیہ نماز پڑھ لی جائے مگر ایسے امام کو امامت سے معزول کرنے کی سعی کرنا چاہیے۔ (فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ، ص ۸۳۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشکالات واعتراضات

مسلمان مرد الحمدللہ ہمیشہ ڈاڑھی رکھنے کے اسی طرح پابند رہے جس طرح وہ اسلام کے دیگر شعائر کی پابندی کرتے رہے اور اس میں کبھی بھی مسلم امہ کے افراد نے تعطل نہیں آنے دیا، سیاسی یا معاشی حالات چاہے جیسے بھی رہے۔ انگریز عیسائیوں نے جب جنگ عظیم دوم کے بعد اسلامی خلافت کو ختم کیا اور اسلامی سلطنت کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کرکے انہیں اپنی نوآبادی بنالیا تو انہوں نے مسلمانوں میں سے ڈاڑھی، پردہ اور دیگر اسلامی شعائر کو ختم کرنے پر ہر طرح کی کوششیں صرف کیں جن میں سے بعض یہ تھیں:

☆ سرکاری محکموں میں ملازمت حاصل کرنے کی شرائط میں اسلامی تشخص کو اجاگر کرنے والی علامات کو ممنوع قرار دے دیا گیا

☆ مثلاً ڈاڑھی کی بجائے کلین شیو ہونا...... پگڑی یا ٹوپی کی بجائے ننگے سر دفاتر میں آنا...... شلوار قمیض کی بجائے پینٹ شرٹ اور ٹائی...... اسلامی آداب کی بجائے انگریزی آداب ...رواج......

☆ ہوٹلوں کو رواج دے کر ان میں چائے، کافی، سگریٹ، شراب اور کولا مصنوعات کو عام کیا گیا۔

☆ مدارس ختم کر کے سکول اور کالج کھولے گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ نصابِ تعلیم میں اسلامی شعائر کی تضحیک و تنقیص پر مشتمل مواد شامل کیا گیا۔

☆ فوج میں خصوصاً ڈاڑھی پر پابندی عائد کر دی گئی۔

☆ انگریزی کلچر کو عام کرنے والی مصنوعات پھیلا دی گئیں اور اشتہارات میں مغربی معاشرے جیسا حیاباختہ تہذیب و تمدن دکھایا جانے لگا۔

☆ آخرت کے حصول کی بجائے سٹیٹس یعنی دنیوی ٹھاٹھ باٹھ ہی کو کامیاب اور خوش حال زندگی کی ضمانت کے طور پر پڑھایا اور سمجھایا جانے لگا۔

☆ علماء اور مدارس کا مذاق اڑانا ایک مشغلے کے طور پر عام کر دیا گیا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان اپنے تشخص سے بے گانہ اور بیزار کر دیے گئے۔ اب صورتِ حال یہ ہے کہ جو شخص اسلامی احکام و آداب کی پابندی کرے، اس کا اسلام مشکوک سمجھا جاتا ہے اور اسے ماڈرن مسلمان تعجب سے دیکھتے اور مختلف طرح کے سوال کرتے ہیں۔ جن کا انداز کچھ یوں ہوتا ہے:

☆ ارے! آپ حجاب کیوں کرتی ہیں؟ یہ تو ملاؤں کا رچایا ہوا ڈھونگ ہے۔

☆ چھوڑو یار! ابھی سے نماز کی پابندی، بڑی عمر پڑی ہے نمازیں پڑھنے کے لیے۔

☆ آپ نے بچیوں کو اتنی چھوٹی عمر میں دوپٹہ اوڑھا دیا؟ ابھی اس کی عمر ہی کیا ہے۔

☆ آپ نے ڈاڑھی کیوں رکھی ہوئی ہے؟

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ جو مسلمان اسلامی احکامات و آداب پر عمل کر رہا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس کی بجائے یہ سوال تو اس سے کرنا چاہییں جوان پر عمل نہیں کرتے :۔

☆ کیوں صاحب! آپ کلمہ تو پڑھتے ہیں محمد ﷺ کا اور حلیہ بنا رکھا ہے مغرب کے عیسائیوں جیسا آخر کیوں؟

☆ آپ بچوں کو ٹائی کا پھندا پہنا کر مشنری سکول میں اولیول اور اے لیول کروا رہے ہیں آپ بچوں کو عیسائیت کی تعلیم دے کر مسلم امہ کی بجائے عیسائی مذہب کے لوگوں میں اضافہ کیوں کر رہے ہیں؟

☆ آپ پرائی عورتوں میں گھس کر بیٹھنے کو روشن خیالی سمجھتے ہیں، آپ کی عقل ٹھکانے ہے یا نہیں؟

☆ آپ نے اپنی بیٹی و ںنوائفوں اور ماڈل گرلوں والا لباس پہنایا ہوا ہے، کیا آپ نے اسلام ترک تو نہیں کر دیا؟

☆ آپ نے ڈاڑھی رکھ کر نبی ﷺ کی سنت اختیار کرنے کی بجائے یورپ کے اوباشوں کا طریقہ پسند کیوں کیا ہے؟

☆ آپ کو قرآن حکیم جلانے اور ٹائیلٹ میں اس کے اوراق استعمال کرنے والوں کی نقالی کرنا بہت پسند ہے کیوں جناب اندر سے پکے یہودی یا عیسائی تو نہیں؟

وہ مسلمان جو اپنی سوچ اور اپنا دین کافروں کے ہاں گروی رکھ چکے ہیں اور وہ اسلامی شعائر کی پابندی کرنے میں اپنی ہتک محسوس کرتے ہیں لیکن اسلام کے دائرے سے نکلنے کا الزام بھی اپنے سر نہیں لینا چاہتے یا یہ کہ اسلامی علوم سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہرہ مند ہونے کے معاملے میں بالکل کورے ہیں، وہ داڑھی نہ رکھنے کو جواز دینے کے لیے کئی قسم کے اشکالات اور اعتراضات پیش کرتے ہیں۔ جن کا ان سطور میں جائزہ لیا جائے گا۔

تارکِ سنت گنہ گار نہیں ہوتا:

داڑھی نہ رکھنے والوں کا کہنا ہے کہ داڑھی رکھنا واجب نہیں سنت ہے اور سنت ترک کرنے والا گنہ گار نہیں ہوتا۔

اصل بات یہ ہے کہ داڑھی واجب اور سنت سے زیادہ یہ اہمیت رکھتی ہے کہ کیا وہ مردانہ اور مومنانہ علامت ہے یا نہیں؟ گزشتہ سطور میں اس پر دلائل گزر چکے ہیں، ایک سلیم الفطرت آدمی خود فیصلہ کرسکتا ہے کہ اس کے بعد اسے کیا کرنا ہے؟

مولانا اسماعیل سلفی لکھتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے داڑھی کے بارے جو حکم دیا وہ تاکیدی ہے، وجوب ہو یا نہ ہو۔ نتائج کی حکمت اللہ بہتر جانتا ہے ہم نہیں جانتے۔ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت امت پر فرض ہے اور داڑھی کا تاکیدی حکم متواتر ہے۔ تعارض اور ترجیح کی کوئی گنجائش نہیں۔ افرادِ امت کی اطاعت فرض نہیں، رسول اللہ ﷺ کی اطاعت فرض ہے لہٰذا تاویل کرنے والوں سے اعراض کرنا ضروری ہے۔ (داڑھی کی مقدار اور شرعی حیثیت)

مولانا مودودیؒ رسائل و مسائل ص ۱۴۶ میں ایک انگریز نومسلم کا واقعہ لکھتے ہیں جس نے اسلام کا خوب مطالعہ کرنے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ قبولِ اسلام کے بعد اس نے داڑھی مونڈنی چھوڑ دی۔ بعض لوگ جو علمِ دین سے ناواقف تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

،انہوں نے کہا۔ داڑھی رکھنا اسلام میں کچھ ضروری تو نہیں پھر کیوں خواہ مخواہ آپ نے داڑھی مونڈنی چھوڑ دی۔ اس نے جواب دیا: میں ضروری اور غیر ضروری کی تقسیم نہیں جانتا، میں بس یہ جانتا ہوں کہ پیغمبر نے اس کا حکم دیا ہے، جب میں نے پیغمبر ﷺ کی اطاعت قبول کر لی تو حکم بجالانا میرا فرض ہے، کسی ماتحت کا یہ کام نہیں کہ افسرِ بالا (HIGH ERAUTHORITY) کے احکام میں کسی کو ضروری اور کسی کو غیر ضروری قرار دے۔

ڈاکٹر اسرار احمدؒ لکھتے ہیں: داڑھی اگر نہیں تو پوری سنت غائب ہے جب کہ باقی سنتیں کبھی ادا کی جاتی ہیں کبھی نہیں، جیسے نمازِ ظہر کی چار سنت نہیں پڑھیں لیکن اکثر پڑھتے بھی ہیں لیکن جب داڑھی نہیں تو مکمل سنت نہیں۔ جب سنت نماز نہ پڑھیں تو یہ کسی اور کی سنت نہیں ہوگی (بلکہ کبھی نہ پڑھنا بھی رسول اللہ ﷺ ہی کی سنت ہوئی) لیکن داڑھی نہ رکھیں تو یہ کسی کافر کی سنت ہوگی۔ (ماہنامہ میثاق شمارہ مئی: ۲۰۰۵)

لہٰذا اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ داڑھی رکھنا واجب نہیں سنت ہے تو یہ ایسی سنت جسے نبی اکرم ﷺ نے کبھی معدوم نہیں کیا لہٰذا ایک مسلمان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ بھی ہمیشہ اس سنت سے اپنے آپ کو آراستہ و وابستہ رکھے اور اسے غائب نہ کرے۔

دیگر تمام سنتیں چھوڑ دیں تو وہ صرف عارضی چھوڑنا ہوتا ہے جب چاہیں انہیں ادا بھی کر سکتے ہیں لیکن داڑھی منڈوا کر ہم جب چاہیں دوبارہ فوراً اتنی لمبی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داڑھی اپنے چہرے پر نہیں لاسکتے لہٰذا یہ ترکِ سنت عارضی نہیں بلکہ مہینوں اور سالوں پر محیط ہو جاتا ہے۔

داڑھی رکھنا اہلِ عرب کا دستور تھا:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ داڑھی رکھنا اہلِ عرب کا دستور تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ نے بھی داڑھی رکھی ورنہ یہ کوئی شرعی حکم نہیں تھا۔

یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے کہ ''مشرکوں کی مخالفت کرو، داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں صاف کرو۔'' (بخاری، باب تقلیم الاظفار: ٥٨٩٢)

اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ مشرکین داڑھی منڈاتے بھی تھے اور کتراتے بھی تھے، وہ خط بھی بناتے اور مختلف شکلوں اور فیشنوں کی داڑھی رکھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت کا حکم دے کر داڑھی کی ایک خاص وضع متعین کر دی کہ اسے اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے اور کاٹ چھانٹ کر کے اس کو مشرکوں کی داڑھیوں جیسا نہ بنایا جائے لہٰذا لوگوں کا یہ خیال کہ داڑھی رکھنا اہلِ عرب کا دستور تھا اس کی تردید درج بالا حدیث میں ہی موجود ہے۔

دوسری بات یہ کہ عرب کے اصل باشندے ابراہیم علیہ السلام کے دین سے واقف تھے کیونکہ مکہ مکرمہ مرکزِ عرب تھا۔ اس کی بنیاد ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کے ہاتھوں رکھی گئی تھی۔ نیز اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہی پورے عرب میں پھیلی۔ یقیناً ابراہیم اور اسماعیل علیہ السلام کے دین ہی کے اثرات اور اسی سے متعلق رسم ورواج اہلِ عرب میں پھیلے، جن میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بہت سی تبدیلیاں بھی ہوئیں لیکن پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی دین کی اصلیت کہیں کہیں کسی نہ کسی صورت موجود تھی۔ مثلاً جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تو توحید کی بجائے صنم پرستی عام تھی اس کے باوجود توحید پرست لوگ بھی موجود تھے جیسے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، زید بن نفیل، ورقہ بن نوفل وغیرہ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب اسلام آیا تو اہلِ عرب میں چار قسم کے نکاح کا رواج تھا، جن میں سے صرف اس نکاح کو اسلام نے باقی رکھا جس میں عورت کے ولی سے بات کر کے اور عورت کو مہر ادا کر کے نکاح کیا جاتا۔

(صحیح مسلم، کتاب النکاح)

یقیناً جو نکاح باقی رکھا گیا وہی ابراہیم اور اسماعیل علیہ السلام کا بتایا ہوا طریقِ نکاح تھا۔ اس طرح کی بیسیوں مثالیں موجود ہیں۔ ایسے میں اگر داڑھی کا رواج اہلِ عرب کے ہاں جاری تھا تو یہ ابراہیم علیہ السلام کی ہی سنت کے طور پر جاری تھا نہ کہ قبائلی رواج کے زیر اثر۔ جس ملت پر جمے رہنے کی تاکید قرآن پاک میں بار بار کی گئی وہ ملتِ ابراہیم علیہ السلام ہے۔ لہٰذا اہلِ عرب کا یہ قبائلی دستور دراصل شرعی دستور تھا جو علیٰ حالہ قائم رہا اور اسے رسول اللہ ﷺ کی شریعت میں بھی قائم رکھا گیا۔

داڑھی رسول اللہ ﷺ کی ذاتی پسند تھی؟

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ داڑھی رکھنا امورِ شریعت میں سے نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کی ذاتی پسند تھی کیونکہ آپ اہلِ عرب میں پیدا ہوئے، اس لیے ذاتی طور پر ان کے اس رواج کو پسند کیا جس طرح آپؐ نے اہلِ عرب ہی کے انداز کا لباس پہنا اگر آپؐ کسی اور علاقے میں پیدا ہوتے تو یقیناً آپؐ اس علاقے کا لباس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنتے۔

رسول اللہ ﷺ نے لباس جس قسم کا پسند کیا اور جس لباس کو ممنوع قرار دیا یا ناپسند کیا اس کی تفصیل احادیث میں دیکھی جا سکتی ہے مثلاً آپ ﷺ نے زعفرانی رنگ کا لباس مردوں کے لیے ناپسند کیا اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو پہنے ہوئے دیکھ کر اسے جلا دینے کا حکم دیا۔ اسی طرح آپ ﷺ نے مونچھیں رکھنا ناپسند کیا حالانکہ اہلِ عرب بڑی بڑی مونچھیں رکھا کرتے تھے لیکن آپؐ نے حکم دیا کہ انہیں ترشوا کر چھوٹا کیا جائے اور ڈاڑھی کے بارے میں حکم دیا کہ اسے اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ اگر یہ ذاتی پسند کا مسئلہ ہوتا تو آپؐ صحابہ کو ڈاڑھی اور مونچھ کے متعلق کوئی حکم نہ دیتے، آپ کا حکم اس بات کا ثبوت ہے کہ شریعتِ اسلامیہ میں ایک مردِ مومن کے حُلیے میں یہ چیز مقرر کر دی گئی ہے کہ وہ ڈاڑھی کو بڑھائے اور مونچھیں ترشوائے۔

سنت کیا ہے؟

سنت ہر وہ کام ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے اختیار کیا یا اپنے صحابہ کو کرنے کا حکم دیا یہ درست ہے کہ بعض امور کا تعلق آپ کی ذاتی عادات سے بھی ہے جیسے آپ ﷺ کو کدو پسند تھا لیکن ضروری نہیں کہ ہر مسلمان کدو پسند کرے کیونکہ آپؐ نے دوسروں کو کدو کھانے کا حکم نہیں دیا لیکن ڈاڑھی کا معاملہ ایسا نہیں، آپ ﷺ نے خود ڈاڑھی رکھی اور دوسروں کو رکھنے کا حکم دیا اور اس کی بار بار تاکید کی۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی اتباع کا حکم دیا ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْ إِنْ كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ .(آل عمران: ۳۱)

"(اے نبی! اہلِ ایمان سے) کہہ دیجیے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو (نتیجہ یہ کہ) اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں سے درگذر کرے گا)۔"

اور فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ .(الاحزاب:۲۱)

"تحقیق تمہارے لیے اللہ کے رسول ﷺ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے اس شخص کے لیے جو اللہ (سے ملنے) اور روزِ قیامت (کے آنے) کی امید رکھتا ہو۔"

ایک مسلمان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ آپ کی ہر عادت اور سنت کی اتباع کرے وہ جس قدر آپ کی اتباع کرے گا اسی قدر اسے اللہ تعالیٰ کی محبت نصیب ہوگی اور اس کا یہ عمل اس کے گناہوں کی بخشش کا سبب ہوگا۔ جب کہ داڑھی صرف رسول اللہ ﷺ کی ذاتی عادت یا پسند نہیں بلکہ آپ نے اس کا ہر امتی کو حکم دے دیا تو ہر مسلمان مرد پر ضروری ہو گیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا پسندیدہ حلیہ اپنائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت کا تقاضا:

جس شخص کو رسول اللہ ﷺ سے قلبی محبت ہے وہ یہ نہیں دیکھتا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی ذاتی عادت تھی یا قبائلی دستور بلکہ وہ صرف یہ دیکھتا ہے کہ میرے محبوب نبی ﷺ کو یہ بات پسند تھی اس لیے میں بھی ویسے ہی کروں گا۔

آپ ﷺ کے کدو پسند کرنے والی روایت کے راوی انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ایک درزی غلام نے آپ ﷺ کی دعوت کی، اس نے آپ ﷺ کے لیے خشک کیا ہوا گوشت اور کدو پکایا۔ آپ اس سے کدو کے قتلے تلاش کر کر کے کھانے لگے۔ آپ کی کدو سے رغبت دیکھ کر میں کدو کے قتلے چن چن کر آپؐ کے سامنے کرتا گیا۔ اس روز سے مجھے کدو سے محبت ہوگئی۔ انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کرنے والے کہتے ہیں کہ جب سے میں نے انس سے سنا تب سے مجھے بھی کدو سے محبت ہوگئی ہے۔

(بخاری: ۲۰۹۲، ۵۳۷۹، ۵۴۳۹، مسلم ۱۸۵۰، ابو داؤد ...)

رسول اللہ ﷺ کی محبت کا جذبہ دیکھیے، انس رضی اللہ عنہ یا اس حدیث کے دیگر ... راوی اس بحث میں نہیں پڑے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی ذاتی پسند تھی یا نہیں بہ... صرف اس لیے کدو پسند کرنے لگے کہ یہ ان کے محبوب ﷺ کو پسند تھا۔

ڈاڑھی کے بارے میں یہ بحث کہ یہ واجب ہے یا سنت، ذاتی پسند تھی یا قبائلی دستور، ڈاڑھی نہ رکھنا فسق ہے یا یہ کہ کوئی حرج نہیں۔ یہ سب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کے ڈاڑھی رکھنے اور رسول اللہ ﷺ کے حکم کے سامنے ہیچ ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قسم کی بحثیں کرنے والے رسول اللہ ﷺ کے مقامِ رسالت اور سنت کے واجب الاتباع ہونے سے ناواقف ہیں یا جان بوجھ کر اپنی خواہش کو حکمِ رسالت کے سامنے ترجیح دینا چاہتے ہیں۔

مامون الرشید کے عہد میں دربارِ خلافت میں یہ بات ہوئی کہ نبی اکرم ﷺ کدو کو پسند فرماتے تھے۔ یہ سن کر دربار میں موجود ایک شخص نے کہا میں تو کدو پسند نہیں کرتا۔ قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا: چمڑے کا فرش اور تلوار لاؤ میں اسے قتل کردوں۔ اس شخص نے استغفار کی اور کلمہ شہادت پڑھا، توبہ کی تو اسے چھوڑا گیا۔

بعض مورخین کے خیال میں ایسا کہنے والے قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ نہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تھے۔ (ڈاڑھی کا شرعی حکم ہفت روزہ الاعتصام ۳۰ صفر ۱۳۹۳ از عبد القادر عارف حصاری)

اس واقعے سے یہ پتا چلتا ہے کہ علمائے امت، محدثین اور مسلمان قاضیوں کے ہاں نبی اکرم ﷺ کی پسند کی تحقیر کرنے والے کی سزا موت ہے اور وہ صرف اتنی بات کہنے سے مرتد ہو جاتا ہے اور کیوں نہ ہو خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ. (الحجرات:۲)

"اے اہلِ ایمان! اپنی آوازیں نبی ﷺ کی آواز سے اونچی نہ کرو اور جس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو اس طرح ان کے سامنے زور سے نہ بولا کرو۔ مبادا تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔"

سوال الٹا جواب الٹا:

جو شخص ڈاڑھی رکھ لے اس سے سوال کیا جاتا ہے کہ آپ نے ڈاڑھی کیوں رکھی ہے؟

یہ سوال تو ان لوگوں سے کرنا چاہیے جو شیو کرتے ہیں۔ جب درخت پر پھل لگتے ہیں تو کسی کے دل میں یہ خیال نہیں آتا کہ ایسا کیوں ہوا لیکن اس کے برعکس جب درخت پر پھل پیدا نہیں ہوتا تو پھر ہم اسباب تلاش کرتے ہیں۔

(ڈاڑھی کی اہمیت ص ۵۶ از ڈاکٹر مشتاق گوہر)

کوئی شخص بقائمی ہوش وحواس اپنی انگلی، ناک، کان وغیرہ کاٹ کر پھینکنا نہیں چاہتا بلکہ وہ انہیں بیمار ہونے سے بچاتا ہے تاکہ تادیر ہمیشہ ان اعضا سے فائدہ اٹھاتا رہے لیکن نادان مرد اپنے چہرے کے وقار کو اتار کر پھینک دینے میں کوئی عار یا کوئی کمی محسوس نہیں کرتے۔ جس کی وجہ وہی ہے جو شیطان نے کہی تھی کہ میں انہیں حکم دوں گا اور یہ تیری (اللہ کی) تخلیق کو بدل کر رکھ دیں گے۔ (النساء)

بقول ایک ریسرچ سکالر کے: ہمارا سمجھ دار جسم چہرے پر بال اس لیے نہیں اگاتا کہ روزانہ بلیڈ سے اسے صاف کر دیا جائے۔ (ڈاڑھی کی اہمیت از مشتاق گوہر ص ۳۶)

ڈاکٹر چارلس ہومر لکھتے ہیں: لوگ بہت شوق سے سر پر بالوں کو اگانا پسند کرتے ہیں، پھر کیا وجہ ہے کہ جب بھی بال چہرے پر اگتے ہیں تو وہ انہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نامناسب اور ناپسند محسوس ہوتے ہیں۔ جب سر کے بال اُگنا بند ہو جاتے ہیں تو کوشش کرتے ہیں کہ گنجے پن کو کسی نہ کسی طرح چھپایا جا سکے لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ ایک مرد روزانہ اپنے چہرے سے بالوں کو صاف کر لیتا ہے اور اسے ذرہ بھر ندامت محسوس نہیں ہوتی کہ وہ اپنے ہاتھوں اپنی مردانگی کی واحد نشانی کو ختم کر رہا ہے۔ (ڈاڑھی کی اہمیت از مشتاق گوہر ص ۵۷)

ایک انگریز ماروں گروس ورتھ کا کہنا ہے: اگر اللہ کی حکمت اس بات کی متقاضی ہوتی کہ تمہاری ٹھوڑی پر بال نہ ہوں تو لازمی تھا کہ تمہاری ٹھوڑی کی تخلیق اس کے مطابق کرتا۔ (ڈاڑھی کی حکمت، ص:۵۶)

یاد رہے کہ شرعاً سر پر مصنوعی بال لگانا حرام ہے جب کہ ڈاڑھی کے اصل بال اتارنا حرام ہے۔ مسلمان مرد آخر ایسا کیوں کرتا ہے؟ یقیناً شیطان دوستی ہی اسے ایسا کرنے پر اکساتی ہے۔

دورِ حاضر کی بعض نامور شخصیات مگر ڈاڑھی ندارد:

دورِ حاضر کی اہم شخصیات نے دین کی تبلیغ اور تحفظ و دفاع کے لیے اپنی جانیں تک قربان کر دیں، قید و بند کی صعوبتیں سہیں، اسلام دشمنوں سے قلم اور جہاد کے ذریعے ٹکر لی لیکن ان کی ڈاڑھیاں نہیں تھیں۔ اکثریت ان کا حوالہ دے کر ڈاڑھی کٹانے کا جواز پیش کرتی ہے اور کہتی ہے کہ اگر ڈاڑھی بڑھانا یا رکھنا اسلام میں ضروری ہوتا تو یہ لوگ کبھی ڈاڑھی نہ کٹاتے، نیز علمی لحاظ سے یہ لوگ اپنا ایک مقام بھی رکھتے ہیں یہ نہیں کہ وہ جاہل یا بے عمل مسلمان تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ سب سے پہلے بات یہ کہ ہر مسلمان کو براہِ راست رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور انہی کی سنت پر عمل کرنے اور انہی کے عادات واطوار کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے، کسی امتی یا عالم کی اتباع کا حکم نہیں دیا گیا، اس لیے ان شخصیات کا ڈاڑھی نہ رکھنا ہمارے لیے دلیل نہیں بن سکتا۔

☆ ہر شخص امتی ہے اور اس کی تحقیق میں یا اسلام کے جن امور پر وہ غور وخوض کر رہا ہے، اس میں کہیں نہ کہیں کمی یا جھول ہو سکتی ہے، یہ صرف انبیاء کا اختصاص ہے کہ ان کا علم شرعی احکام کے لحاظ سے کامل ہوتا ہے، لٰہذا کسی شخص کا عالم، مومن، یا مجاہد ہونے کے باوجود ڈاڑھی کے معاملے میں یا کسی اور معاملے میں ناقص العلم ہونا تعجب کی کوئی بات نہیں۔

☆ بعض مبلغ اور مجاہد شخصیات ایسی بھی ہیں جنہوں نے دین کے بعض احکام پر تو خوب تحقیق بھی کی اور عمل بھی عام مسلمانوں کے مقابلے میں بڑھ کر کیا لیکن بعض امور پر سوچنے اور ان پر تحقیق کرنے یا انہیں اپنے عمل کا حصہ بنانے کے لیے انہوں نے کوئی محنت اور توجہ ہی نہیں کی۔ جیسے علامہ اقبال نے امتِ مسلمہ کو بیدار کرنے کے لیے شعر کو ذریعہ بنایا اور اپنے مقصد میں کافی حد تک کامیاب بھی رہے لیکن اپنے حلیے کو سنت کے مطابق نہیں بنایا۔

☆ ان شخصیات نے جس دور میں آنکھ کھولی، اس میں اسلام کے اکثر امور سے مداہنت کا رواج عام ہو چکا تھا اور پروپیگنڈے کے ذریعے عام کیا جا رہا تھا جس کا تسلسل ابھی بھی جاری ہے۔ ان کی فکری غلطی تھی کہ انہوں نے بعض امور میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مداہنت سے کام لیا، جیسے انگریزی لباس پہننا، ٹائی لگانا، ڈاڑھی مونچھیں منڈانا، پردہ نہ کرنا، عورتوں سے بے تکلف بات چیت کر لینا، کھڑے ہو کر کھانا کھانا، اپنی بہو بیٹیوں کو شرعی حجاب نہ کروانا، پر تکلف گھر اور کوٹھیاں بنانا، بچوں کو پڑھنے کے لیے مشنری اسکولوں میں بھیجنا، فون پر ہیلو ہیلو کہنا، تصویریں کھنچوانا، موسیقی سننا، جہاں شراب پی جا رہی ہو اس مجلس میں بیٹھے رہنا وغیرہ۔

☆ غور کریں تو پتا چلے گا کہ یہ تمام شخصیات محدث یا فقیہہ نہیں تھیں البتہ اپنی بعض اسلامی خدمات میں وہ اتنا آگے بڑھ گئیں کہ عوام نے انہیں عالم سمجھ لیا۔

☆ دورِ حاضر میں جو شخصیات حقیقتاً محدث یا فقیہہ ہیں ان کے چہرے ڈاڑھی کے حسن سے آراستہ ہیں۔ نیز پاکستان کے ہر دینی مکتبِ فکر کے پیشرو کے چہرے پر لمبی ڈاڑھی موجود ہے۔ یہ دیوبندی علماء ہوں یا اصلاحی و فراہی فکر سے تعلق رکھنے والے، قادری صاحبان ہوں یا بریلوی حضرات، اہل حدیث ہوں یا شیعہ علماء، جماعت اسلامی کے بانی ہوں یا جمعیت العلمائے اسلام کے راہنما۔

☆ اگر کسی اہم دینی خدمت انجام دینے والے شخص نے ڈاڑھی نہیں بھی رکھی تو اس نے کبھی ڈاڑھی رکھنے کی مخالفت بھی نہیں کی اور نہ ہی ڈاڑھی کی تحقیر یا استہزاء کیا۔ البتہ جو لوگ ماڈرن اسلام پیش کرنے کے نام پر لوگوں کو اسلام سے دور کرنے اور ملی شعائر سے متنفر کرنے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں وہی ڈاڑھی سمیت دیگر اسلامی شعائر سے تہی دامن ہیں۔ وہ حقیقی علماء نہیں بلکہ اسلام دشمنوں کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے کرائے کے ٹٹو ہیں۔ جیسے غلام احمد پرویز، جاوید احمد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غامدی وغیرہ۔

داڑھی والے جرائم پیشہ ہوتے ہیں:

بعض لوگ داڑھی نہ رکھنے کا یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ داڑھی رکھنے والے جرائم پیشہ ہوتے ہیں، اس لیے ہم نہیں چاہتے کہ ہماری داڑھی ہو اور لوگ ہمیں بھی انہی جیسا سمجھیں۔

یہ عذر بھی دورِ حاضر کے داڑھی مخالف پروپیگنڈے ہی کا ایک حصہ ہے۔ چالاک دشمن نے داڑھی اور اسلامی شعائر کی مخالفانہ فضا پیدا کرنے کے لیے جو کام کیے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ فلموں اور ڈراموں میں مجرم، ڈاکو، شرابی وغیرہ کرداروں کو داڑھی لگا دو تا کہ لوگ داڑھی والوں سے متنفر ہو جائیں۔ زیڈ اے بخاری ٹی وی کے پہلے ڈائریکٹر نے کہا تھا:

نئے میڈیا کے ساتھ نئے ذہنوں کو نہ صرف فرسودہ خیالات اور مردہ تصورات سے نجات دلانے کے لیے استعمال کیا جائے گا بلکہ ان کو پوری قوم کے محسوسات اور طرزِ فکر کو بدلنا ہوگا۔ آپ اس مقصد کو اس طرح پورا کر سکتے ہیں کہ منافقت اور تضادِ کردار کے لیے منفی ڈرامہ کرداروں کے داڑھی لگائیے، مضحکہ خیز کرداروں اور افراد کو مشرقی لباس پہنائیے۔

(بہ روایت شمیم احمد سابق پروفیسر جامعہ کراچی شعبہ اردو جو اس نشست میں شامل تھے)

لوگ جرم کر کے فوراً داڑھی بڑھا لیتے ہیں تا کہ ان کی شکل پہچانی نہ جا سکے، اگر وہ پکڑے جائیں تو ان کے چہرے پر داڑھی ہوتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض مجرم داڑھی رکھ کر جرائم کرتے ہیں تاکہ لوگ انہیں نیک سمجھ کر ان پر کسی جرم کا شک نہ کر سکیں۔

داڑھی والے سے کوئی غلطی ہو جائے یا وہ کوئی جرم کر بیٹھے تو کہا جاتا ہے توبہ! توبہ! داڑھی رکھ کر ایسا کام، کیسا زمانہ آ گیا ہے؟ یوں داڑھی والے کی غلطی کی تشہیر بھی خوب کی جاتی ہے۔ جب داڑھی منڈے وہی جرم یا غلطی کریں تو انہیں کوئی نہیں کہتا کہ انہوں نے داڑھی نہ رکھ کر یہ جرم کیوں کیا؟ اس سے بھی پتا چلتا ہے کہ داڑھی والے جرائم میں کم ملوث ہوتے ہیں جب کہ داڑھی منڈوں کا یہ حق سمجھا جاتا ہے کہ وہ جرم کریں اور ان سے جرم نہ کرنے کی توقع نہیں رکھی جاتی۔

اسی قسم کی بات وہ عورتیں حجاب کے بارے میں بھی کہتی ہیں جو پردہ نہیں کرتیں، ان کا کہنا یہ ہے کہ فاحشہ عورتیں برقع پہنتی ہیں اس لیے ہم حجاب نہیں کرتیں۔

پہلی بات تو یہ ہے اسلام نے جو احکام دیے ہیں یا جو امور نبی اکرم ﷺ کی سنتِ مبارکہ ہیں اگر کوئی ان کا غلط استعمال کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ وہ سنت یا حکم ہی ترک کر دیا جائے۔ بلکہ جس نے جان بوجھ کر شرعی حکم یا سنت کو اپنے جرم پر پردہ ڈالنے کی ڈھال کے طور پر استعمال کیا اسے اس جرم پر عام مجرم کی نسبت کئی گنا زیادہ سزا ہونی چاہیے کیوں کہ اس نے شرعی حکم کو بدنام کرنے اور اس کے بارے میں لوگوں کو بدگمان کرنے کی کوشش کی۔

اگر کوئی پولیس کی وردی پہن کر جرم کرے تو اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ پوری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پولیس کی وردی تبدیل کر دی جائے یا پوری پولیس ہی کو مجرم اور مشکوک قرار دیا جائے۔ نہیں! جس شخص نے ایسا دھوکہ کیا ہے اس کو کڑی سزا دی جائے گی تا کہ آئندہ کوئی پولیس کی وردی پہن کر جرم کرنے کی جسارت نہ کرے۔

کیا ان لوگوں سے یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ جن لوگوں کی ڈاڑھی نہیں ہوتی وہ سب بڑے پاکباز، صاف دل اور گناہوں سے بے عیب لوگ ہوتے ہیں؟ کیا ان میں چور، زانی، دھوکے باز، خائن، رشوت خور، جھوٹا، حق تلفی کرنے والا کوئی نہیں ہوتا؟ آپ نے ڈاڑھی رکھنا جب اس لیے چھوڑا کہ ڈاڑھی والے مجرم ہوتے ہیں تو کیا اسی بنیاد پر آپ نے ڈاڑھی نہ رکھنے والوں کی مشابہت اختیار کی ہے؟

جب کہ حقیقت یہ بتاتی ہے کہ:

☆ تمام فلمی اڈوں کو چلانے والے لوگ بغیر ڈاڑھی کے ہیں۔

☆ طوائفوں کے ہاں جانے والے لوگ بغیر ڈاڑھی کے ہوتے ہیں۔

☆ شراب پینے والوں کی اکثریت ڈاڑھی منڈوں کی ہے۔

جو مجرم پکڑے جاتے ہیں، ان کے اعداد و شمار لگائے جائیں تو پتا چلے گا کہ سو مجرموں میں سے صرف چند ڈاڑھی والے ہیں۔

☆ حکومتی عہدے داروں کی اکثریت بغیر ڈاڑھی کے ہے لیکن سبھی پرلے درجے کے خائن، بدعہد، حرام خور اور دین سے دور ہیں۔

☆ نوجوان نسل میں سے جن کی ڈاڑھی نہیں ان میں سے اکثریت لوفر، اوباش، غیر ذمہ دار اور والدین کے نافرمان ہیں لیکن الحمدللہ ڈاڑھی والے اکثر لڑکے نیک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور والدین کے فرماں بردار ہیں۔ یقین نہ آئے تو سروے کر کے دیکھ لیجیے۔

☆ دفتروں میں بیٹھا ہوا اکثر عملہ بغیر داڑھی کے ہے پھر بھی دفتری امور کے نبٹانے کا جو انداز ان لوگوں نے اپنا رکھا ہے اس سے تمام عوام نالاں اور بیزار ہیں آخر کیوں؟

☆ پولیس میں بھی بغیر داڑھی کے لوگوں کی ہی اکثریت ہے، کیا یہ سب انصاف کرتے ہیں؟ کیا یہ بے گناہوں کو سزا نہیں دیتے؟ کیا یہ رشوت نہیں لیتے؟ کیا یہ خود مجرموں کی پشت پناہی نہیں کرتے؟

☆ پاکستان کی تاریخ پڑھیے تو پتا چلے گا کہ داڑھی منڈے صدر، گورنر جنرل یا وزیراعظم کی نسبت داڑھی والے سربراہوں کا کردار زیادہ بہتر رہا۔

یہ عذر کرنے والے کہ اکثر جرائم پیشہ لوگوں کی داڑھی ہوتی ہے، انہیں سوچنا چاہے کہ کہیں شیطان داڑھی رکھنے کی سنتِ محبوب سے روکنے کے لیے انہیں یہ دھوکہ تو نہیں دے رہا؟

کیوں کہ اس دنیا کے کسی معاشرے میں بھی چلے جائیں، داڑھی والے لوگوں کے متعلق یہ خیال پایا جاتا ہے کہ وہ نیک لوگ ہوتے ہیں۔

خود ہمارے ہاں یہی تاثر پایا جاتا ہے کہ داڑھی والا دکان دار سچ بولتا ہے، داڑھی والا مزدور نیک نیتی سے کام کرتا ہے، داڑھی والے اساتذہ بچوں پر اچھی توجہ دیتے ہیں۔ داڑھی والا پولیس مین ناجائز چالان نہیں کرتا۔ داڑھی والا کلرک دیانت داری سے کام کرتا ہے، داڑھی والے رکشہ ڈرائیور سے اکیلی عورت کو بھی کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطرہ نہیں ہوتا۔

ہمارا معاشرہ بھی ڈاڑھی والوں سے یہ توقع رکھتا ہے کہ یہ حضرات نیک نفس اور متقی اور عابد وزاہد ہوں۔ جن لوگوں کی ڈاڑھی نہیں ہوتی، ان کو نماز، روزے، قرآن کی تلاوت، دینی کتب کے مطالعے، جہاد اور دیگر فی سبیل اللہ کاموں کا بھی کم ہی شوق ہوتا ہے۔

ڈاڑھی منڈانے سے اسلام میں کوئی فرق نہیں آتا؟

بعض مسلمانوں کا یہ کہنا ہے کہ حلیے، لباس یا ڈاڑھی وغیرہ کے غیر مسنون ہونے سے اسلام میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

ان دانش وروں سے یہ سوال ہے کہ اگر اسلامی حلیہ یا لباس وغیرہ اپنانے سے اسلام میں کوئی فرق نہیں آتا یا کسی کے فکر و مذہب کی پہچان نہیں ہوتی تو پھر ماوزے تنگ کے مداحوں نے ماؤ کیپ کو رواج کیوں دیا؟ پاکستانیوں نے محمد علی جناح سے نسبت اختیار کرتے ہوئے جناح کیپ کو کیوں اہمیت دی؟ انگریز اپنے گلے میں ٹائی کی صورت صلیب ا لٹکا کر دفتر میں جانا، اسکول و کالج کے یونیفارم میں ٹائی کو لازمی قرار دینا، حکومتی عہدے داروں، وزیروں، اسمبلی کے ارکان کا اپنے لباس میں ٹائی کا اہتمام کرنا کس بات کی چغلی کھا رہا ہے؟

ہندو وزرائے اعظم اپنی ساڑھی اور دھوتی کو قومی اور مذہبی لباس کے طور پر کیوں متعارف کراتے اور اسے ہی پہن کر غیر ملکی مہمانوں اور میزبانوں سے ملاقات کرتے ہیں؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندو لوگ مسلمانوں کی طرح لمبی ڈاڑھی کیوں نہیں رکھتے؟

سکھ حضرات اپنے گورو گوبند کی اتباع سے پیچھا چھڑا کر اپنی داڑھی، سر، مونچھوں، زیرِ ناف، بغل غرض جسم کی تمام جگہوں میں سے کسی ایک جگہ کے بھی بال کیوں نہیں کٹواتے، وہ اپنے بالوں کو سر پر جوڑے کی طرح سمیٹ کر اس پر نیلی اور گِرو رنگ پگڑی کیوں باندھتے ہیں؟

کوئی مانے یا نہ مانے؛ ہر قوم یہ جانتی ہے کہ حلیے اور لباس کی علامات کا تعلق کسی قوم کی تہذیبی شناخت سے بہت گہرا ہوتا ہے۔ زندہ قومیں ہمیشہ ان شعار و علامات کی حفاظت کرتی ہیں۔ ان شعائر سے انفرادی اور امتیازی شان برقرار رہتی ہے، اگر یہ علامات نہ اپنائی جائیں تو ہر مذہب کا انسان دوسرے مذہب کے انسانوں کی بھیڑ میں گم ہو جائے اور اس کی تلاش اور پہچان ایک مشکل مرحلہ بن جائے۔

دینِ اسلام مسلمان کے لیے طے کردہ شعائر و علامات کے ذریعے اس کے تشخص کو محفوظ، منفرد اور ممتاز رکھتا ہے۔ یہ دریافت کا ایک ایسا خاموش لیکن مؤثر ذریعہ ہے کہ ایک مسلمان جس کسی علاقے یا خطے میں ہو وہ اپنے مسلمان بھائی کو پہچان سکتا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے کتابچہ: اسلامی شعائر)

ایک خاتون نے بتایا کہ آج سے کئی سال پہلے میرے شوہر اور ان کے چند دوست امریکہ چلے گئے۔ نہ تو وہ نماز پڑھتے تھے، نہ ان کی داڑھیاں تھیں، نہ وہ دیگر اسلامی روایات و ہدایات کا خیال رکھتے تھے، ان میں سے ایک ایکسیڈنٹ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعے ہلاک ہو گیا لیکن اس کی شناخت نہ ہو سکی۔ کئی ہفتے بعد اس کی لاش سرد خانے میں پڑی رہی۔ دوستوں نے اس کی تلاش کی تو پتا چلا کہ ہندو سمجھ کر اس کی لاش ہندوؤں کے حوالے کر دی گئی تھی۔ اس واقعہ نے ان سب دوستوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ انہوں نے سوچا! کیا اس دیارِ غیر میں ہماری لاشوں کے ساتھ بھی یہی ہوگا؟ اور آخری رسومات ہندوانہ طریقے سے کی جائیں گی۔ ہماری کوئی پہچان تو ہو جس سے پتا چلے کہ ہم مسلمان ہیں۔ ان دوستوں نے ڈاڑھیاں رکھ لیں، نماز کا اہتمام شروع کر دیا اور ساتھ ساتھ اسلامی کتب کا مطالعہ بھی کرنے لگے۔ جس کا اثر ان کی بیویوں پر بھی پڑا۔ الحمدللہ آپ آج مجھے اس حال میں دیکھ رہی ہیں کہ میں مکمل حجاب میں ہوں ورنہ میرا حلیہ مغربی لڑکیوں سے کسی طرح بھی کم نہیں تھا۔ ہمارے بچے جیسے ہی جوانی کے قریب پہنچے، ہم پاکستان آ گئے تاکہ بچوں کو مغرب کی بے راہروی سے بچا کر ان کو ایک راسخ العقیدہ اور سچا مسلمان بنا سکیں۔

ڈاڑھی ہو یا لباس، اسلامی طریقے سے سلام کرنے کا مسئلہ ہو یا حجاب کی بات، ٹخنے ننگے رکھنے کا حکم ہو یا زمین پر گرے کھانے کے ریزے اٹھا کر کھا لینے کی سنت، ان سب کے متعلق دورِ حاضر میں اکثریت یہی کہتی ہے کہ ان کے کرنے نہ کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ مولانا امین احسن اصلاحی نے واقعہ بتایا کہ شلوار کے پائنچے ٹخنوں سے اوپر رکھنے کی بات ہو رہی تھی۔ میں نے اپنے استاد سے کہا: جناب شلوار کے ان پائنچوں میں تو اسلام نہیں۔ جواب تھا: بجا کہا مگر اسلام میں تو یہ ہے۔ پھر شاگرد کو کہا: مٹی کی مٹھی بھر کر فضا میں چھوڑ دو جب وہ (امین احسن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصلاحی) ایسا کر چکے تو پوچھا کوئی بات سمجھ میں آئی؟ شاگرد نے کہا: جناب ہوا کا رخ معلوم ہوگیا۔ ارشاد ہوا: یہ کپڑے ان ٹخنوں سے کہ وہ نیچے ہیں یا اوپر، انسان کی سوچ اور فکر کا رخ متعین ہوتا ہے تو کیا پھر یہ معمولی بات ہے؟

عیار دشمن، غدار دوست:

ڈاڑھی مسلمان ہونے کی علامت اور ایک موکد سنت ہے، یہ وہ حقیقت ہے جسے آج کل کے اکثر مسلمان تسلیم کرنے سے عملی انکار کر رہے ہیں اور ڈاڑھی مونڈ کر یہ سمجھتے ہیں کہ نہ تو وہ اسلام سے منحرف ہیں، نہ ہی کسی فاسقانہ امر کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ ان سے زیادہ ان کے دشمن...... اسلام شناس اور ڈاڑھی کے وجوب اور شعار ہونے کی حیثیت سے واقف ہیں۔ چنانچہ پوری دنیا میں ہر وہ مسلمان اس عیار دشمن کے زیرِ عتاب ہے جو ڈاڑھی رکھتا ہے۔ مغربی ممالک میں ڈاڑھی والے تمام لوگوں کو مشکوک سمجھ کر ان کی تلاشی لی جاتی ہے یہاں تک کہ ان کے ستر کی جگہیں بھی دیکھی جاتی ہیں اور اب تو سکینر کے ذریعے ان کی ننگی تصویریں ملاحظہ کی جاتی ہیں۔

اب چند خبریں ملاحظہ کیجیے:

امریکہ میں پی آئی اے کے ڈاڑھی والے عملے کی گرفتاری۔

(روزنامہ نوائے وقت ۹ر دسمبر ۲۰۰۱ لاہور)

لندن کے ایک سکول میں ایک طالب علم کو سکول سے ڈاڑھی نہ مونڈنے کے جرم کی پاداش میں خارج کر دیا گیا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت ۲۷ر مئی ۱۹۹۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیویارک میں ڈاڑھی صرف اس شخص کو رکھنے کی اجازت ہے جب ڈاکٹر یہ تصدیق کریں کہ متعلقہ شخص کی جلد اتنی حساس ہے کہ شیو کرنے سے متاثر ہوتی ہے تاہم مونچھ ایسے قواعد سے مبرا ہے۔ (ہفت روزہ تکبیر ۲۳ر اپریل ۱۹۹۸)

ہمارے دانا دشمن نے ڈاڑھی کے خلاف ایسی مہم چلائی کہ ہر ڈاڑھی والے کا مذاق اڑانا مسلمان معاشرے میں بھی عام کر دیا گیا اور ڈاڑھی والے کو ملا کا نام لے لے کر اسے نشانۂ طعن و تشنیع بنایا گیا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ خود نام نہاد مسلمان اس مہم میں دشمن پر بازی لے گئے۔ چنانچہ دانا اور عیار دشمن نے بذریعہ انقلاب ہمیشہ ان مسلمان لیڈروں کی حمایت اور مدد کی جو اسلامی شعائر کے خلاف مہم چلانے میں پیش پیش تھے۔ سقوطِ خلافت کے بعد جب ترکی میں کمال اتاترک کو زمامِ اقتدار سونپی گئی۔ اس نے بیک قلم عربی زبان میں بولنا، لکھنا اور پڑھنا ممنوع قرار دے دیا۔ ترکی ٹوپی جو اس دور میں استعمال کرتے تھے اسے حکماً بند کر کے انگریزی ہیٹ کو رواج دیا، ترکی زبان میں اذان دینے کی تحریک پیدا کی۔ حجاب اور ڈاڑھی کو بھی ممنوع قرار دے دیا گیا۔

مصطفےٰ کمال کو انہی دنوں ایک عورت لطیفہ سے محبت ہوگئی، یہ ابھی تک غیر شادی شدہ تھا۔ اس عورت نے کہا میں صرف تمہاری ہوئی لیکن تمہاری داشتہ بن کر نہیں رہنا چاہتی۔ مجھ سے شادی کر لو تو میں تمہاری ہوں۔ مصطفےٰ کمال نے جواب دیا ''شادی کیا ہے ایک گندے ڈاڑھی والے ملا کے منہ سے نکلے ہوئے چند بے معنی الفاظ ان سے کیا فرق پڑتا ہے۔ (گرے وولف، ص ۲۰۳ از آر، ایچ سی آرم اسٹرانگ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحوالہ ماہنامہ فاران، کراچی، فروری ۱۹۹۴)

کمال اتاترک نے ڈاڑھی کو اس سختی سے ممنوع قرار دیا کہ اس کی فوج میں ایک شخص بھی ڈاڑھی والا نہیں تھا۔ چنانچہ ترکی میں اب بھی ڈاڑھی والے طلبہ اور سکارف والی طالبات کو سکولوں میں داخلہ نہیں دیا جاتا۔

(بیدار ڈائجسٹ، ص ۳۸، جولائی ۱۹۹۸)

تاجکستان روس کی ایک ریاست ہے، جس نے کمیونسٹ روس سے آزادی حاصل کی گو یہ ریاست مسلمان آبادی کی کثرت پر مشتمل ہے، اس کے باوجود وہاں بھی فوج کے ڈاڑھی رکھنے پر پابندی لگا دی گئی۔ بیدار ڈائجسٹ لکھتا ہے:

تاجکستان میں سرکاری امام علی رحمانوف نے مسلم افواج کے افراد کو ڈاڑھی رکھنے کی ممانعت کر دی، یہ پابندی ان نئے اقدامات کا حصہ ہے جو صدر فوج کے نظم وضبط کو بہتر بنانے کے سلسلے میں کر رہے ہیں۔ (اگست، ۱۹۹۸)

ازبکستان کے صدر اسلام کریموف نے ڈاڑھی رکھنے پر پابندی عائد کر دی ہے، اسلامی لباس یکسر ممنوع اور اسلامی تقریبات منانا جرم ہے۔

(بیدار ڈائجسٹ، جولائی ۱۹۹۸ص ۳۱)

مشرف دور سے لے کر اب تک ہماری پاکستانی فوج میں ڈاڑھی رکھنے کو جرم سمجھا جا رہا ہے۔ ہیرالڈ کی اطلاع کے مطابق پاکستان ائیرفورس کے پانچ افسروں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے جنہوں نے ڈاڑھی منڈوانے کے سرکاری حکم کو ماننے سے انکار کر دیا۔ یہ کارروائی فوج میں بنیاد پرست عناصر کے خاتمے کے لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع کی گئی ہے۔ سکواڈرن لیڈر محسن حیات رانجھا کو جبراً ریٹائرڈ کر دیا گیا ہے جو ابھی ابھی امریکہ سے ایک جدید جنگی لڑاکا کورس کر کے واپس آیا تھا۔ آتے ہی اسے ڈاڑھی صاف کرانے کے لیے کہا گیا جب اس نے انکار کیا تو اسے جبری ریٹائرڈ کر دیا گیا۔ سکواڈرن لیڈر نوید ریاض، فلائٹ لیفٹیننٹ ثاقب، فلائیٹ لیفٹیننٹ اجمل اور فلائیٹ لیٹینیٹ فیض ربی بھی اسی قسم کی سزا کے مستحق قرار پائے ہیں۔ (بشکریہ دی ہیرالڈ مارچ ۲۰۰۶ بحوالہ ندائے خلافت)

مسلمانوں کی اکثریت کے ڈاڑھی نہ رکھنے کا یہ نتیجہ ہے کہ غیر مسلم ڈاڑھی کو اسلامی شعار ہی نہیں سمجھتے اور نہ ہی وہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کو مسلمانوں کے لیے واجب الاتباع قرار دیتے ہیں۔ جس کا اندازہ اس خبر اور اس پر مولٰنا ابو البرکات اصلاحی کے تبصرے سے لگایا جا سکتا ہے:

''ہندوستان میں الپئی کے ٹریفک برانچ کے ملازم ہیڈ کانسٹیبل ٹی اے محمد فصیح نے فروری ۱۹۸۱ میں ڈاڑھی بڑھانا شروع کی اور انسپکٹر آف پولیس کو یہ درخواست پیش کی تھی کہ اسے مستقل طور پر ڈاڑھی رکھنے کی اجازت دی جائے، اس کا موقف تھا کہ ڈاڑھی صاف کرنا مذہبِ اسلام اور قرآنی ہدایات کے خلاف ہے۔ جسٹس بال کرشنن نے درخواست رد کرتے ہوئے کہا کہ احادیث کی ہدایات پر عمل کرنا مسلمانوں کے لیے لازمی نہیں گو وہ اپنی مرضی سے عمل کر سکتے ہیں۔

(ماہنامہ دعوت ۷ مارچ ۱۹۸۵ نئی دہلی)

اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا ابو البرکات اصلاحی لکھتے ہیں: اس خبر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین ٹکڑے آپ کی توجہ کے طالب ہیں: مسٹر جسٹس بی سی ہال کرشنن نے ایک بات تو یہ بتائی کہ ڈاڑھی رکھنے کو مذہب اسلام کا لازمی حصہ نہیں سمجھا جاتا۔ جسٹس موصوف کے پاس اپنے اس فیصلہ کے لیے عقلی و نقلی دلائل کیا ہیں وہ ہمارے سامنے نہیں۔ ان سے قطع نظر موصوف کے اس فیصلہ کے لیے مسلم سماج اور معاشرے میں سینکڑوں، ہزاروں اور لاکھوں نوجوانوں اور بوڑھوں کے چہرے اور ان کی صورتیں سب سے بڑی دلیل اور ثبوت ہیں۔ ان کے چہرے ڈاڑھی کی نورانیت سے خالی ہیں اور وہ پھر بھی مسلم معاشرے کے ایک فرد بن کر رہ رہے ہیں۔ ان پر کوئی قدغن نہیں، کوئی دار و گیر نہیں، کوئی نفرت و بیزاری نہیں، کوئی مجادلہ و مقاطعہ نہیں، وہ سماج میں ہمارے اور آپ کے خاندان کے میں آزادی کے ساتھ رہ رہے ہیں، چل پھر رہے ہیں، لین دین کر رہے ہیں، پھر کوئی غیر، غیر مسلم، کوئی جسٹس یہ کیسے مان لے؟ کیسے تسلیم کرے کہ ڈاڑھی رکھنا مسلمان کا لازمی عمل ہے۔ انسان کا عمل بہت بڑی کسوٹی ہے۔ ہمارے ملک میں ہم سے چھوٹی اقلیت سکھوں کی رہتی اور بستی ہے۔ انہوں نے ڈاڑھی، کیس اور کرپان کو قومی شعار و وقار کی حیثیت سے اپنایا اور پیش کیا۔ ان کا یہ حق سارے ہی ملک میں تسلیم کیا جاتا ہے، چاہے وہ فوج اور پولیس میں ہوں، چاہے کہیں اور لیکن مسلمانوں نے اپنا شعار ترک کر دیا۔ ڈاڑھی رکھنا اور مونچھیں کاٹنا مسلمانوں کے شعار میں شامل ہیں۔ مسلمانوں نے اس قومی و ملی شعار کو از خود چھوڑ رکھا ہے اور چھوڑنے والوں پر، نہ چھوڑنے والوں کی طرف سے، مسلم سماج اور معاشرے کی طرف سے، مسلمانوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے مذہبی پیشواؤں اور راہنماؤں کی طرف سے کوئی سختی، کوئی بائیکاٹ، کوئی انکار و اخراج نہیں، کوئی غیر جو اسے تسلیم نہیں کرتا یا نہیں کرنا چاہتا، کسی ایک یا چند افراد کی کسی دلیل یا دعوے کی بنیاد پر اسے تسلیم کر سکتا ہے کہ نہیں، داڑھی اسلام کا لازمی عمل ہے۔'' وہ کہہ سکتا ہے اگر یہ لازمی عمل، عمل نہ کرنے کے لیے ہے اور عمل نہ کرنے سے اس کے لازمی اور غیر لازمی ہونے پر کوئی اثر اور کوئی فرق نہیں پڑتا تو تم کو بخوشی اپنے یہاں اس پر عمل کی جازت نہیں۔'' بولیے، آپ اس کا کیا کر سکتے ہیں؟ آپ کے پاس اس کا کیا جواب ہے؟

(ماہنامہ دعوت، نئی دہلی بحوالہ ہفت روزہ ایشیا شمار ۲۸ جولائی ۱۹۸۵ لاہور)

داڑھی اور بیوی:

ستم ظریفی کی حد تو یہ ہے کہ دورِ حاضر میں جو نوجوان داڑھی کے زیور سے اپنے چہرے کی تزئین کر لے، اسے لوگ لڑکی دینے کے لیے ہی تیار نہیں ہوتے اور لڑکیاں بھی داڑھی والے سے شادی کرانے سے سختی سے انکار کر دیتی ہیں۔ ایسے میں یہ نوجوان قابلِ تحسین ہیں جو عزم بالجزم کے ساتھ داڑھی سے اپنا رشتۂ ایمانی استوار رکھتے ہیں، حسنِ فرنگی کی فریفتہ لڑکیاں ان سے اپنا رشتہ کرانے سے لاکھ انکار کریں وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ داڑھی والے سے نفرت کا یہ رجحان بتاتا ہے کہ یہ مسلم معاشرے کے لیے ایسے افراد کا ایمان جان کنی کے آخری مراحل پر ہے۔

اس کے برعکس ہمارے معاشرے کے وہ باسعادت والدین جو اپنی بچی کے

www.KitaboSunnat.com

لیے ڈاڑھی والے، نمازی، باعصمت نوجوان کا رشتہ تلاش کرتے ہیں وہی اس معاشرے کا جوہر ہیں، نیز وہ لڑکیاں بھی صاحب نصیب ہیں جو چاہتی ہیں کہ ان کا شوہر حلیے میں رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے صحابہ سے مشابہت رکھتا ہو۔ تجربہ گواہ ہے کہ جن والدین اور بچیوں نے دین داری کو ملحوظ رکھا جس میں ڈاڑھی بھی شامل ہے ان کی بچیوں کے عائلی معاملات دنیا دار، ماڈرن لوگوں کی نسبت کہیں زیادہ بہتر رہے۔

بعض مرد ایسے بھی ہیں جن کی شادی کے وقت ڈاڑھی نہیں تھی، جب ان کی دینی غیرت نے انگرائی لی اور انہوں نے ڈاڑھی رکھ لی تو ان کی بیویوں نے ہی ان کی سب سے زیادہ مخالفت کی ایسی بیویوں کو اللہ سے ڈرنا چاہیے کہ کہیں ان کے اعمال ہی نہ ضائع ہو جائیں۔ کیوں کہ نبی اکرم ﷺ کی کسی بھی سنت یا حکم کی توہین کرنا اسلام سے خارج ہو جانے کے ساتھ ساتھ اللہ کے غضب کو اپنے لیے حلال کر لینے کا باعث ہے۔

ایمانی کمزوری:

بعض مسلمان ایسے بھی ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ انہیں ڈاڑھی رکھ لینا چاہیے اور یہ کہ ڈاڑھی نہ رکھنا سنتِ رسول ﷺ سے انحراف ہے لیکن معاشرے میں ڈاڑھی مخالف اور ڈاڑھی کی تحقیر کرنے والے ماحول کی وجہ سے وہ اپنے اندر یہ ہمت نہیں پاتے کہ وہ ڈاڑھی رکھ کر لوگوں کی باتوں کا اور مذاق کا نشانہ بننے پر ثابت قدم رہیں یا مذاق کرنے والوں کو منہ توڑ جواب دے سکیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذوالحجہ کے پہلے عشرہ کے متعلق احادیث میں یہ صراحت ہے کہ جس نے قربانی دینی ہے وہ دس روز تک نہ بال کٹائے، نہ ناخن کاٹے۔ جس نے قربانی نہیں دینی وہ نمازِ عید کے بعد ناخن اور بال کاٹ لے تو اسے بھی قربانی کرنے کا ثواب ملے گا۔ چنانچہ جس نے قربانی نہیں دینی وہ بھی دس روز تک بال اور ناخن کٹانے سے رکا رہتا ہے۔

جو مرد داڑھی کٹواتے ہیں وہ ان دس دنوں میں شیو نہیں کرتے لیکن جیسے ہی یہ دس دن گزرتے ہیں وہ سنتِ رسول ﷺ کو فوراً چھیل کر پھینک دیتے ہیں۔ نامعلوم وہ صرف دس دن کے لیے تو اس حکمِ رسالت کی پابندی کرتے ہیں لیکن مسلسل عمل کرنے سے ہچکچاتے اور پہلوتہی کرتے ہیں۔

بعض مرد ایسے بھی ہیں جو مدینہ منورہ جا کر داڑھی نہیں منڈاتے اور کہتے ہیں کہ داڑھی منڈاتے ہوئے شرم آتی ہے کہ حضور کیا کہیں گے؟ لیکن نامعلوم واپس آکر انہیں رسول اللہ ﷺ کے حکم کا خیال کیوں نہیں رہتا۔

احساسِ ندامت:

دلی شہر کے مشہور شاعر مرزا قتیل فارسی میں نعت کہتے اور بہت خوب کہتے۔ ان کی تعریف سن کر ایک ایرانی ان سے ملاقات کرنے کے لیے آیا، ان کے گھر پہنچا تو پتا چلا کہ قتیل صاحب حجام کی دکان پر گئے ہوئے ہیں۔ ایرانی بھی حجام کی دکان پر پہنچ گیا، قتیل صاحب داڑھی منڈا رہے تھے۔ ایرانی نے کہا: آغا ریش می تراش، جناب آپ داڑھی کو چھیل رہے ہیں؟ مرزا قتیل نے جواب دیا: بلے ریش

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

می تراشم والے دل کسے نمی تراشم، اور ہاں میں ڈاڑھی ہی تو چھیل رہا ہوں کسی کا دل تو نہیں چھید رہا''۔ ایرانی نے برجستہ کہا: ناداں دلِ سید دو عالم می خراشی ''بے وقوف سید دو عالم ﷺ کا دل چھید رہے ہو۔'' یہ سنتے ہی مرزا قتیل بے ہوش گئے۔ ہوش میں آئے تو یہ شعر زبان پر تھا

جزاک اللہ کہ چشمِ ما باز کر دی

مرا با جانِ جاں ہم راز کر دی

مولانا ماہر القادری نے جولائی ۱۹۵۴ میں حج کے دوران ڈاڑھی بڑھالی۔ واپسی پر ان کے دوست لالہ صحرائی نے انہیں مبارک باد دی تو ماہر القادری نے کہا: آپ کی مبارک باد کا شکریہ، تاہم مجھے اس بات پر ندامت ہے کہ زندگی کا ایک طویل عرصہ تارکِ سنت بن کر گزرا۔ (ماہر القادری حیات اور ادبی خدمات ص ۱۸۱ از عبد الغنی فاروق)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داڑھی کے رنگا رنگ نمونے

نبی اکرم ﷺ کی اتباع میں رکھی گئی داڑھی وہی ہے جسے اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے لیکن بعض مسلمان سنت کی اتباع کی بجائے کسی اور شخص کی اتباع میں داڑھی رکھتے ہیں۔ دورِ حاضر میں اس من چلی روش کی وجہ سے داڑھی کے رنگا رنگ نمونے دیکھنے میں آتے ہیں۔ کسی کی فرنچ کٹ داڑھی ہے اور کسی کی ہپّی لوگوں کی وضع کردہ، کسی نے خشخشی داڑھی رکھی ہوئی ہے تو کسی نے ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک بالوں کی صرف ایک لکیر سی رکھی ہوئی ہے۔ کوئی تراش خراش کر کے مغلیہ انداز سے داڑھی کی شکل بناتا ہے، کوئی صرف تھوڑی پر چند بالوں کی کوچی رکھتا ہے۔ کوئی داڑھی کے بالوں کو گانٹھ لگا کر سکھوں کی طرح سمیٹ لیتا ہے۔

سنت کے مطابق داڑھی والے مردوں کی شکل وصورت صرف ایک نظر چہرہ دیکھنے سے ذہن میں نقش نہیں ہوتی اور ان کے چہرے کے خدو خال کا کوئی نقشہ ذہن میں نہیں بیٹھتا کیونکہ چہرے کا آدھا حصہ داڑھی کے بالوں سے ڈھکا ہوتا ہے اگر داڑھی چھوٹی ہو یا چٹ مٹ ہو تو پھر ایک نظر دیکھنے ہی سے ناک نقشہ یاد رہ جاتا ہے۔

اگر داڑھی سنت کے مطابق ہو اور اس کی تراش خراش نہ کی جائے تو عموماً

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کی ڈاڑھی کم وبیش ایک جیسی نظر آئے گی، نیز جو ڈاڑھی اپنے حال پر چھوڑ دی جاتی ہے، وہ واقعی فطری ڈاڑھی ہوتی ہے لیکن جس کی تراش خراش کی جاتی ہے ڈاڑھی رکھنے والا خود اپنے ذوق کے مطابق جس طرح کپڑوں کا رنگ اور ڈیزائن اپنے لیے منتخب کرتا ہے اسی طرح ڈاڑھی کا ڈیزائن بھی وہ اپنے ذوق کے مطابق پسند کرتا اور اختیار کرتا ہے۔

بغیر تراش خراش کے جو ڈاڑھی رکھی جاتی ہے اس میں پورے طور پر معاملہ فطرت کے سپرد کر دیا جاتا ہے، فطرتاً بال گھنے ہوں تو گھنے ہی سہی اگر پتلے ہوں تو پتلے ہی سہی، بہت لمبی ہو جائے یا بہت کوتاہ رہ جائے۔

کیا لمبی ڈاڑھی بدصورت لگتی ہے؟

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ گھنی اور لمبی ڈاڑھی خوب صورت نہیں لگتی۔ اس لیے اسے تراش خراش کر خوب صورت بنا لینا چاہیے کیونکہ حدیث ہے: ان اللّٰہ جمیل و یحب الجمال اللہ ''اللہ صاحبِ جمال ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔''

(مسلم، کتاب الایمان)

دراصل ایسا کہنے والوں کے ذہن میں چونکہ لمبی ڈاڑھی کی نسبت دورِ حاضر کے ماڈرن اور روشن خیال مسلمانوں کا یہ خیال بیٹھا ہوا ہے کہ لمبی ڈاڑھی والے بنیاد پرست، دہشت گرد اور انتہا پسند ہوتے ہیں اس لیے لمبی ڈاڑھی بدصورت لگتی ہے۔

خوب صورتی اور بدصورتی کا معیار وہی درست ہے جو سنتِ نبویہ سے ثابت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی لمبی ڈاڑھی جس نے ان کے سینے کو بھی گھیر رکھا تھا ایک مسلمان کے لیے معیارِ جمال ہے۔ رسول اللہ ﷺ تو یوں بھی حسین ترین انسان تھے

وَاَحْسَنَ مِنکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنٌ
وَاَجْمَلَ مِنکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاء
خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ کُلِّ عَیْبِ
کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا یَشَاءُ

''کسی آنکھ نے آپؐ سے زیادہ حسین شخص نہیں دیکھا۔ آپؐ سے زیادہ صاحبِ جمال کسی عورت نے نہیں جنا۔ آپؐ ہر عیب سے اس طرح پاک اور صاف ہیں۔ جیسے آپؐ اپنی مرضی اور پسند سے پیدا ہوئے ہیں۔'' (حسان بن ثابتؓ)

دورِ حاضر کے علومِ دین سے تہی اور فرنگی کے اسیر لوگوں کا طے کردہ خوب صورتی کا معیار رسول اللہ ﷺ کے معیارِ جمال کے سامنے صفر ہے۔

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

طولِ فاحش (لمبی داڑھی) اور خفتِ عقل:

طولِ فاحش کا مطلب ہے، ڈاڑھی کا بہت لمبا ہونا۔ یہ لفظ کسی شرعی اصطلاح کا حامل نہیں بلکہ بعض لوگوں کا خود ایجاد کردہ ہے۔ لمبی ڈاڑھی (طولِ فاحش) کے متعلق یہ مشہور کر دیا گیا ہے کہ یہ مکروہ ہے اور کسی بے وقوف نے یہ بھی مشہور کر دیا کہ لمبی ڈاڑھی (طولِ فاحش) بے وقوفی کی علامت ہے۔ قدیم اور جدید ادوار میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے متعلق حکایتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکایتیں مجوسیوں اور ہندوؤں کی وضع کردہ ہیں جن کے مذہب میں داڑھی نہیں ہے، افسوس تو یہ ہے کہ بعض جاہل مسلمان بھی ان حکایتوں کو سچا سمجھ کر لمبی داڑھی والوں کو بے وقوف قرار دیتے ہیں۔ حالاں کہ ایسا کرنا یا کہنا نبی اکرم ﷺ کی سنتِ مبارکہ (لمبی داڑھی) کی کھلم کھلا توہین ہے۔ داڑھی کے متعلق کسی بھی قسم کے گھٹیا الفاظ بولنا یا اس کی تنقیص کرنا یا داڑھی رکھنے والوں کو مذاق کا نشانہ بنانا توہینِ سنت کا کبیرہ گناہ ہے۔ دنیاداروں کی بجائے اس سلسلے میں دین کے علماء کی رائے ہی وزنی اور قابلِ قبول ہے اور انہوں نے وضاحت کی ہے کہ لمبی داڑھی خفتِ عقل کی علامت ہرگز نہیں۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طولِ فاحش کا لفظ ہی غلط ہے۔ نیز یہ حدیث کے ظاہر کے بھی خلاف ہے۔ پہلی بات یہ کہ داڑھی کو نبی ﷺ نے بڑھانے کی تاکید کئی الفاظ اور انداز سے کی لیکن آپ ﷺ نے داڑھی کے بہت لمبا ہونے کو خفتِ عقل کی دلیل قرار نہیں دیا اور یہ ہو بھی کیسے سکتا ہے۔ یہ تو داڑھی کے بال ہیں، کسی کے بہت لمبے ہوتے ہیں، کسی کے انچ دو انچ سے زیادہ بڑھتے ہی نہیں، کسی کی داڑھی گھنی ہوتی ہے کسی کی ہلکی ہلکی، کسی کی داڑھی کے بالوں کا رنگ خوب سیاہ ہوتا ہے اور کسی کے بالوں کا رنگ ہلکا سیاہ، کسی کے بال گھنگریالے ہوتے ہیں کسی کے لمبے اور سیدھے، یہ تو فطری ساخت ہے۔

اگر طولِ فاحش کی بات تسلیم کر لی جائے تو پھر کسی کی انچ داڑھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی طولِ فاحش کے زمرے میں آئے گی اور کسی کے نزدیک سینے تک لمبی ڈاڑھی بھی طولِ فاحش نہیں ہوگی۔

ایک مٹھی برابر ڈاڑھی:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ شریعت نے ایک مٹھی ڈاڑھی کی لمبائی مقرر کی ہے اور وہ یہ حدیث پیش کرتے ہیں، عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ڈاڑھی کے طول وعرض سے کچھ بال لیتے یعنی کاٹتے تھے۔ (سنن ترمذی)

☆ امام ترمذی جنہوں نے یہ حدیث نقل کی وہ خود امام بخاری سے نقل کرتے ہیں کہ یہ روایت بے اصل ہے۔

☆ حافظ ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری میں امام بخاریؒ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ یہ روایت منکر ہے، اس کی سند میں ایک راوی عمر بن بلخی ہے جسے تقریب میں متروک کہا گیا ہے۔ نیز یحییٰ بن معین، صالح جزرہ ابن مہدی، امام احمد بن حنبل، ابوعلی نیشاپوری، امام داؤد، علی بن مدینی، امام نسائی، دارقطنی، غرض تمام محدثین نے اسے متروک، کذاب اور ضعیف قرار دیا ہے۔

انس رضی اللہ عنہ یہ روایت کرتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تو پانی کی ایک لپ لے کر اپنی ٹھوڑی کے نیچے داخل کرتے پس اس سے اپنی ڈاڑھی کا خلال کرتے اور فرماتے:

هذا امرني ربي عزوجل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یہ اسی طرح میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے۔"

(سنن ابی داؤد، ۱٤٥، باب تخلیل اللحیہ)

خلال کا اصطلاحی مطلب یہ ہے کہ وضو کے دوران اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ڈاڑھی کے بالوں میں اندر کی جانب سے داخل کر کے باہر نکالا جائے۔

اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک بہت لمبی تھی، اگر چھوٹی ڈاڑھی ہوتی تو خلال کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

عبداللہ بن سنجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: آپ ﷺ کے پیچھے (نماز میں) کھڑے ہوئے صحابہ کرام سری نمازوں میں آپ کی ڈاڑھی کی حرکت دیکھ کر سمجھ جایا کرتے تھے کہ آپ ﷺ تلاوت کر رہے ہیں۔

(ابو دائود : ۸۰۱، کتاب الصلوٰۃ۔ بخاری ۷٤٦۔ ابنِ ماجہ: ۸۲٦)

رسول اللہ ﷺ نے رُوَیفع رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے رُوَیفع مجھے امید ہے کہ تمھیں لمبی عمر ملے گی۔ تم لوگوں کو بتا دینا کہ جو اپنی ڈاڑھی کو گرہ لگائے یا تانت باندھے یا جانور کے گوبر یا ہڈی سے استنجا کرے تو محمد ﷺ اس سے بری ہے۔

(سنن ابی دائود، ۳٦)

اس حدیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ ڈاڑھی کو نہ تو گرہ لگا کر چھوٹا کیا جا سکتا ہے، نہ ہی مصنوعی بل ڈال کر چھوٹا کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ڈاڑھی کو چھوٹا رکھنے کی کوئی اور تدبیر کرنا جائز ہے۔

ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں؛

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بار رسول ﷺ کا گزر انصاری صحابہ کے بوڑھوں کی ایک جماعت پر ہوا جن کی ڈاڑھیاں سفید تھیں۔ آپ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! اپنی ڈاڑھی کو لال اور پیلا کرلو اور (اس طرح) اہلِ کتاب کی مخالفت کرو، صحابہ نے عرض کیا: اہلِ کتاب صرف پائجامہ پہنتے ہیں اور اوپر ازار نہیں باندھتے۔ فرمایا: تم پاجامہ بھی پہنو اور ازار بھی باندھو اور (اس طرح) اہلِ کتاب کی مخالفت کرو۔ صحابہ نے عرض کیا: اہلِ کتاب چمڑے کے موزے پہنتے ہیں جوتا نہیں پہنتے۔ فرمایا: تم موزے بھی پہنو اور جوتے بھی پہنو اور اہلِ کتاب کی مخالفت کرو۔ راوی کہتے ہیں ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اہل کتاب اپنی ڈاڑھیاں کاٹتے اور موچھیں لمبی کرتے ہیں: فرمایا: اپنی موچھیں کاٹو اور اپنی ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔'' معلوم ہوا کہ اہلِ کتاب ڈاڑھی چھوٹی رکھتے ہیں اور مسلمان کو لمبی ڈاڑھی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (مسند احمد، ح: ۲۲۶۱۳، اسناده صحیح ، طبرانی کبیر: ۷۹۹۴۔ فتح الباری: ۱۰/ ۴۲۷)

اس حدیث سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ اہلِ کتاب ڈاڑھی کاٹ کر چھوٹی کرتے تھے۔ جب کہ رسول ﷺ نے ڈاڑھی بڑھا کر اہلِ کتاب کی مخالفت کرنے کا حکم دیا۔ لہٰذا جو شخص ڈاڑھی کاٹتا ہے وہ اہلِ کتاب کی نقالی کرتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما (مجمع الزوائد) ابن عمر رضی اللہ عنہما (صحیح بخاری، کتاب اللباس: ۵۸۹۲) اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (مسلم، کتاب الطهارہ: ۶۰۳) کے بارے میں ذکر ہے کہ وہ قبضہ سے زائد ڈاڑھی کے بال کٹوا دیا کرتے تھے۔ عبدالرحمن مبارک پوری لکھتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں: ان روایات سے استدلال کمزور ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے نقل شدہ مرفوع احادیث اس کی نفی کرتی ہیں۔ پس درست طریقہ انہی کا ہے جو ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہوئے داڑھی کو بالکل چھوڑ دیتے ہیں۔ داڑھی کٹانا یہود و نصاریٰ، مشرکین و مجوس کی ہمنوائی ہے۔ کانٹ چھانٹ کرنا تخلیق میں تبدیلی ہے۔ داڑھی بڑھانا فطرتی امور میں سے ہے۔ داڑھی منڈانا عورتوں کی مشابہت ہے۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے فرمان کے مطابق داڑھی منڈانا مثلہ ہے۔ داڑھی کے متعلق تین صحابہ کرام سے یہ امر نبوی منقول ہے۔ ابنِ عمر (بخاری، کتاب اللباس)؛ ابو ہریرہ (مسلم، کتاب الطهاره) ابنِ عباس (مجمع الزوائد) رضی اللہ عنہم ان تینوں اکابر کے متعلق روایات میں ہے کہ بالعموم یا خاص مواقع پر یہ ایک مشت سے زائد داڑھی اور رخساروں کے بال کٹوا دیتے تھے۔

(ابنِ عمر صحیح بخاری: ۵۹۲۔ ابو ہریرۃ، طبقات ابنِ سعد۔ ابن عباس مصنف ابنِ ابی شیبہ)

اگرچہ ہمارے نزدیک قابلِ عمل راوی کی درایت نہیں بلکہ رسول ﷺ کی روایت ہے۔ امام مالک سے ایک شخص نے پوچھا کہ داڑھی زیادہ طویل ہو جائے تو آدمی کیا کرے؟ آپ نے فتویٰ دیا کہ اعتدال پر لانے کے لیے اسے کاٹا جا سکتا ہے۔ (باجی، شرح موطا)

حافظ ابنِ حجر نے امام طبری کے حوالے سے لکھا ہے کہ اگر داڑھی اتنی لمبی ہو جائے کہ لوگوں کے ہاں اضحوکہ روزگار بن جائے تو اسے کاٹا جا سکتا ہے۔ (فتح الباری)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی اس قسم کے دلائل سے مطمئن ہو تو مذکورہ شخص کے متعلق نرم گوشتہ رکھنے میں چنداں حرج نہیں بصورت دیگرا سے استقامت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

(فتاویٰ اصحاب الحدیث، ص ۴۹۷)

ایک اور فتویٰ کے جواب میں وہ لکھتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ عمل صرف حج و عمرہ کے لیے خاص تھا، وہ عام حالات میں اسے معمول نہیں بناتے تھے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی اعفاء اللحیہ والی حدیث کے بھی راوی ہیں۔ محدثین کا اصول ہے کہ جب کسی راوی کا عمل اس کی بیان کردہ روایت کے خلاف ہو تو روایت کا اعتبار ہوتا ہے اس کے عمل کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ لہٰذا ڈاڑھی رکھنا ضروری ہے اور اس میں کانٹ چھانٹ کرنا شرعاً جائز نہیں۔ (فتاویٰ اصحاب الحدیث،، ۴۸۵)

مولانا ثناء اللہ مدنی فرماتے ہیں: عنفقہ (بچہ داڑھی) ٹھوڑی سے اوپر نچلے ہونٹ کے بال بھی ڈاڑھی میں شامل ہیں۔ بخاری میں جو یہ روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بچہ ڈاڑھی کے بال لیتے تھے تو یہ عذر اجتہاد کی بنا پر ہو گا یا پھر یا خذھذ ین سے مراد باچھیوں کے دونوں جانب کے چند بال ہوں گے جن کے منہ میں گرنے کا خدشہ لاحق رہتا ہے نہ کہ بچہ ڈاڑھی۔ (فتاویٰ ثنائیہ مدینہ ص ۸۲۰)

ڈاڑھی کو ایک قبضہ تک رکھنے اور زائد کو کٹوانے کے بارے میں جو آثار مروی ہیں، ان پر مولانا اسمٰعیل سلفیؒ نے اپنے مضمون ''ڈاڑھی کی مقدار اور اس کی شرعی حیثیت و اہمیت'' سیر حاصل بحث کی ہے۔ جس کا ما حصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اور عمل دونوں صحیح احادیث سے یہی ملتے ہیں کہ ڈاڑھی کے بالوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھنے دینا چاہیے اور ایک قبضہ سے زائد بالوں کو کترانا نہیں چاہیے۔ ایک حدیث جو اس سلسلے میں ملتی ہے وہ سخت ضعیف ہے، رہے صحابہ کے آثار! تو یہ نہیں ہوسکتا کہ صحابہ وہ کام کریں جسے رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا، خصوصاً عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ قبضہ سے زائد کٹوا دیا کرتے تھے۔ وہ تو سنتوں کے سب سے زیادہ پابند تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ ڈاڑھی کے چند بال جو زیادہ ہی بکھر جاتے انہیں وہ کبھی کبھی کاٹ دیتے لیکن طولِ فاحش کو کاٹ دینے کا قیاس یا ان سے یہ فعل منسوب کرنا درست نہیں۔ (مطبوعہ الاعتصام ۱۲ ذوالحجہ: ۱۴۰۵)

سچی ڈاڑھی:

جو حسّاس، باغیرت اور سنت کے شیدائی مرد ڈاڑھی اگتے ہی نہ اسے کاٹتے ہیں نہ مونڈتے ہیں ان کی ڈاڑھی کو سُچّی ڈاڑھی کہا جاتا ہے۔ اس ڈاڑھی کے بال نہ تو جلدی گھنے ہوتے اور نہ ہی جلدی لمبے ہوتے ہیں اور نہ ہی جلد کھردرے ہوتے ہیں بلکہ اکثر مردوں کے بال کھردرے ہوتے ہی نہیں۔ نہ ہی وہ چہرے کے زیادہ حصے کو گھیرتی ہے۔

جو مرد مونڈنے کی عادت کے بعد ڈاڑھی رکھتے ہیں، ان کی ڈاڑھی چہرے کے زیادہ حصوں پر پھیل جاتی ہے، نیز وہ گھنی بھی ہوتی ہے اور لمبی بھی کیونکہ استرا یا ریزر جسم کے جس حصے پر پھیر دیا جائے وہاں پر موجود ننھے ننھے رونگٹے بھی دوبارہ مضبوط بالوں کی صورت اگ آتے ہیں۔ بہرحال جب بھی اللہ تعالیٰ احساس دے ڈاڑھی رکھ لینا چاہیے تاکہ حلیہ سنت کے مطابق ہو جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاڑھی کے طبی فوائد

اللہ تعالیٰ نے عورت کو چار دیواری میں پابند کر کے اسے گھریلو ذمہ داریاں سونپی ہیں۔اس لیے اس کے چہرے کو بلکہ جسم کو بھی نرم و نازک بنایا ہے۔اس کے برعکس مرد پر محنت مزدوری کرنے، جہاد اور دعوت و تبلیغ وغیرہ کی ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں۔اس نے موسم کی ہر طرح سختی نرمی کو برداشت کرنا ہوتا ہے۔اس لیے اس کا جسم مضبوط بنایا۔ چہرہ چوں کہ عموماً کھلا رہتا ہے،اس لیے اللہ تعالیٰ نے مرد کے چہرے کو موسم کی گرمی سردی سے محفوظ رکھنے کے لیے ڈاڑھی کی ڈھال دے دی، اس وجہ سے براہِ راست موسم کے اثرات سے وہ کافی حد تک محفوظ رہتا ہے۔

ڈاڑھی کے بالوں کی وجہ سے وہ چہرے کی جلدی بیماریوں سے بھی بچا رہتا ہے،اگر اللہ نہ کرے کوئی چوٹ وغیرہ آ جائے تو ڈاڑھی کے بال اس کو ہلکی چوٹوں کی زد سے بچا لیتے ہیں۔

ڈاکٹر گوہر مشتاق لکھتے ہیں: ماضی میں لوگ سمندر کی نقصان دہ ہواؤں سے بچنے کے لیے ڈاڑھی رکھا کرتے تھے۔

ڈاڑھی والے حضرات کو گلے اور مسوڑھے کی بیماریاں کم ہوتی ہیں۔ہارلے سٹریٹ لندن کے ایک ڈاکٹر نے پرانی کھانسی کے مریض کے لیے یہ علاج تجویز

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا کہ وہ ڈاڑھی رکھ لے جب مریض نے ڈاڑھی رکھ لی تو اس کا یہ مرض جاتا رہا۔
ڈاڑھی گلے کو گرم رکھتی ہے لہٰذا گلا سردی میں لاحق ہونے والی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ (ڈاڑھی کی اہمیت: ص ۴۷)

ڈاڑھی کا تعلق مرد کی مردانہ قوت کے ساتھ منسلک ہے چنانچہ جن مردوں کی ڈاڑھی لمبی اور گھنی ہوتی ہے، ان میں یہ قوت بھی زیادہ ہوتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاڑھی سے سفید بال اکھیڑنا

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید بال مت اکھیڑو، ہر وہ مسلمان جس کے حالتِ اسلام میں بال سفید ہوتے ہیں وہ قیامت کے روز اس کے لیے نور ہوں گے۔

اور یحییٰ راوی سے مروی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر سفید بال کے بدلے میں نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھیں گے اور ایک گناہ معاف کریں گے۔

(ابو داؤد کتاب الترجل: ٣٥٣٩)

عمرو بن شعیب ہی سے ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سفید بال اکھیڑنے سے منع کیا اور فرمایا: سفید بال مومن کا نور ہیں۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، ٢٩٩٨)

ان احادیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ سفید بالوں کو اس لیے اکھیڑنا کہ آدمی جوان نظر آئے، بال صرف کالے ہی نظر آئیں جائز نہیں، بلکہ سفید بال اضافہ عمر کے ساتھ وقار اور نور کی علامت ہیں اور یہ حقیقت بھی ہے کہ بزرگی انسان کو معاشرے میں معزز مقام عطا کرتی ہے جب کہ نوجوانوں کی بات پر توجہ نہیں دی جاتی اور ان کا ادب نہیں کیا جاتا۔ یاد رہے کہ سر کے بال جلد سفید ہوتے اور جلد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرتے ہیں لیکن داڑھی کے بال دیر سے سفید ہوتے ہیں مگر گرتے نہیں ہیں۔

ڈاڑھی کو خضاب لگانا:

خضاب سے مراد وہ رنگ ہے جو بالوں پر چڑھا کر ان کا سفید رنگ تبدیل کیا جائے۔ انس رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب لگانے کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: آپؐ کے بالوں میں اتنی سفیدی نہیں تھی کہ آپؐ خضاب لگاتے، اگر میں چاہتا تو آپؐ کی ڈاڑھی مبارک کے سفید بال شمار کر لیتا (یعنی بہت کم سفید بال تھے)۔ (بخاری، کتاب اللباس)

بعض روایات میں آپؐ کی ڈاڑھی کے سفید بالوں کی ۱۵ یا ۲۰ تعداد بتائی گئی ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دباغت کی گئی کھال کا جوتا استعمال کرتے اور اپنی ڈاڑھی کو ورس اور زعفران سے زرد کرتے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (ابو داؤد: ۴۰۶۴)

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید بالوں کو بدلنے کے لیے بہترین خضاب مہندی اور وسمہ (کتم) ہے۔ (سنن ابنِ ماجہ: ۳۶۲۲)

کتم یا وسمہ ایک بوٹی ہے جو بذاتِ خود سیاہ رنگ دیتی ہے لیکن مہندی کے ساتھ مل کر بھورا رنگ دیتی ہے جسے آپؐ نے پسند فرمایا۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخر زمانے میں کچھ لوگ کبوتر کے سینے جیسے سیاہ رنگ کا خضاب لگائیں گے وہ جنت کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشبو نہیں سونگھیں گے۔(ابو دائود: ۴۲۱۲)

فتحِ مکہ کے روز ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی خدمت میں اسلام قبول کرنے کے لیے لایا گیا ان کے سر اور ڈاڑھی کے بال بالکل سفید تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا رنگ بدلو اور کالے رنگ سے بچو۔ (مسلم:۵۵۰۹)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہود و نصاریٰ بالوں کو خضاب نہیں لگاتے، تم ان کی مخالفت کرو۔(مسلم، کتاب اللباس)

ابو ہارون عبیدی کہتے ہیں کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ خضاب نہیں لگاتے تھے اور ان کی ڈاڑھی سفید تھی۔ ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، ان کے سر اور ڈاڑھی کے بال سفید تھے اور وہ ازار پہنتے اور چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے ازار ان کے سر اور ڈاڑھی کے بال سفید تھے۔ عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا: ان کے سر اور ڈاڑھی کے بال سفید تھے۔ جریر بن حازم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عطا بن ابی رباح، رجاء بن حیا مکحول اور حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ کو دیکھا، ان سب کی ڈاڑھیاں سفید تھیں۔

(شرح السنہ: ۱۲/ ۹۳، ۹۴ عبد الرزاق فی المصنف)

ان تمام روایات سے خضاب لگانے کے متعلق درج ذیل امور کا پتا چلتا ہے:

☆ نبی اکرم ﷺ نے اکثر خضاب نہیں لگایا کیوں کہ آپ کی ڈاڑھی کے بالوں میں سفیدی کم تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق آپ ورس (گہرے ارغوانی، لال پیلے رنگ کی گھاس) اور زعفران (پیلے رنگ کی خوشبودار بوٹی) کا خضاب لگاتے۔ یقیناً عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایسا دیکھا ہوگا۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ ڈاڑھی کو پیلا یا گہرا پیلا رنگ کیا جا سکتا ہے۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسمہ اور مہندی کو ملا کر خضاب لگانا پسند تھا۔ وسمہ یا کتم کالے رنگ والی بوٹی اور مہندی لال رنگ لاتی ہے۔ دونوں کو ملا کر بھورا رنگ ہو جاتا ہے۔

☆ صرف سیاہ رنگ کرنا ممنوع ہے کیوں کہ اس میں لوگوں کو دھوکہ دیا جاتا ہے کہ فلاں شخص کے بال کالے ہیں۔

☆ بالوں کو سیاہ رنگ کرنے والے جنت کی خوشبو کو نہیں پائیں گے۔ مراد یہ کہ انہیں جنت سے دور رکھا جائے گا اور جہنم کے سپرد کیا جائے گا۔

☆ کالے رنگ کی خضابی کنگھی کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ یا کسی بھی طریقے سے بال کالے کیے جائیں ان کا حکم ایک ہی ہے۔

☆ سفید بالوں کو رنگ کرنا یا نہ کرنا اپنی مرضی پر منحصر ہے۔ کیوں کہ اکثر صحابہ اور تابعین سفید بالوں کو نہیں رنگتے تھے، اگر یہ حکم واجب ہوتا تو سبھی ضرور سفید بالوں کو رنگتے۔

☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود و نصاریٰ کی مخالفت میں بال رنگنے کا حکم دیا تو یہ حکم استحبابی ہے واجب نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مونچھیں:

گزشتہ صفحات میں ڈاڑھی بڑھانے کے ساتھ ساتھ مونچھیں کترنے کا بیان مختلف احادیث کے حوالے سے گزر چکا ہے۔ ان احادیث کو دوبارہ دیکھیں تو پتا چلتا ہے:

☆ مونچھیں کتروانا انبیاء کا طریقہ ہے۔

☆ مونچھیں کترنا فطرتی امور میں سے ہے۔

(بخاری: ٥٨٨٨۔ مسلم: ٥٩٦ ۔ ابو داؤد: ٤١٩٨۔ ابن ماجہ: ٢٩٢)

☆ رسول اکرم ﷺ نے مونچھیں کترنے کا حکم دیا۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے مونچھیں کتروانے یا مونڈنے کا حکم دیا۔ (ابو دائود: ٢٥٣٧)

☆ مونچھیں بڑھانا مشرکین اور مجوسیوں کا طریقہ ہے مسلمانوں کو ان کی مشابہت میں مونچھیں بڑھانے سے نبی ﷺ نے منع کیا ہے۔ (ابنِ حبان: ٥٤٧٦)

☆ نبی اکرم ﷺ نے مشرکین کی مخالفت کرتے ہوئے ڈاڑھی بڑھانے اور مونچھیں کترانے کا حکم دیا۔ (مسلم، کتاب الطهارہ)

☆ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مونچھیں نہ کترائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ترمذی: ٢٢١٧، ابواب الادب)

☆ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ کے روز اپنے ناخن کاٹتے اور مونچھیں کترواتے تھے۔

(شرح السنہ: ٢/ ١٤، کتاب اللباس)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی مونچھیں اس طرح کاٹتے جس طرح بکری یا اونٹ کی اون کاٹی جاتی ہے۔ (ابن حبان: ٥٤٦٧، کتاب الزینه)

ان احادیث سے یہ ثابت ہے کہ مسلمان اپنی مرضی سے بڑی مونچھیں نہیں رکھ سکتا بلکہ اسے کتر کر بہت ہلکا کر لینا چاہیے یا پھر مونڈ دینی چاہیں۔ بغیر داڑھی کے صرف مونچھیں رکھنا بھی اسلامی شعار نہیں ہے۔

داڑھی مونڈنے والے حجام کی کمائی:

مسلمانوں کی داڑھی مونڈنے والے حجام کی کمائی حرام ہے جس میں درج ذیل ممنوعات کا ارتکاب شامل ہے:

☆ مردوں کی داڑھی مونڈنا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے بڑھانے کا حکم دیا۔

☆ مسلمان مردوں کی شکل کو ہندوؤں، مشرکوں وغیرہ کا ہم شکل بنانے کا کام کرنا ہے۔

☆ مردوں کی شکل کو عورتوں کی مشابہت میں تبدیل کرنا ہے۔

☆ ممنوع کام میں مسلمان کی مدد کرتا ہے جب کہ ارشاد ہے: وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدہ)

گناہ اور ظلم کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو۔

شیونگ کا سامان بنانے والے:

جو کمپنیاں شیونگ کا سامان اور شیونگ کریمیں بناتی ہیں اور اسے شیونگ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت پوری کرنے کے لیے ہی متعارف کراتی ہیں، حالانکہ شیونگ کے سامان سے جائز ضرورت بھی پوری کی جاتی ہے جیسے سر کے بال مونڈنا یا زیرِ ناف بال صاف کرنا وہ کمپنیاں بھی شیو کرنے کے ممنوع کام کی ترغیب دینے کے گناہ میں شامل ہوتی ہیں۔

جو لوگ شیونگ کے سامان کے اشتہارات کے لفظ ترتیب دیتے ہیں، ان کی عکاسی کرتے ہیں، یا ان کی فروخت وغیرہ میں مدد کرتے ہیں وہ سب بھی داڑھی مونڈنے کے ممنوع کام میں شامل ہیں اور ان کی اس ذریعے سے حاصل کی گئی کمائی بھی حرام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی معاشرت کے اہم انفرادی پہلو

☆ انسان کا مقصد حیات اللہ کی عبادت واطاعت ہے۔لہذا ہر لمحے اس کی عبادت واطاعت کے تقاضے......اطاعت رسول ﷺ کی حدود میں رہ کر کرنا۔

☆ خاتم النبین ﷺ کی اطاعت اور محبت کو ہر شعبہ زندگی میں ملحوظ رکھنا۔

☆ اولاد کو اللہ کی خاص نعمت سمجھ کر............اسلامی اقدار وآداب کے تحت اس کی پرورش کرنا۔

☆ بلوغ کی عمر کو پہنچتے ہی فوراً نکاح کا اہتمام کرنا۔

☆ انتخاب زوج کی تلاش میں تقویٰ کو ترجیح دینا۔

☆ طویل منگنی کی بجائے نکاح اور رخصتی کرنا۔

☆ اشیائے ضرورت میں نبوی معیار کو نمونہ بنانا............زائد ملے تو اللہ تعالی کی حدود میں رہ کر خرچ کرنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم استیذان پر عمل کرنا۔

☆ ستر وحجاب..........اور غضِ بصر کی پابندی کرنا۔

☆ حقوق لینے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں کوشاں رہنا۔

☆ مرد کا منصب قوام کے تقاضے..........کفالت بہ کسب حلال......حفاظت اوامر و نواہی..........اور امارت وخلافت کا علم حاصل کر......اور ممکنہ حد تک اسے بروئے کار لانا..........

☆ خواتین کا احترام اور وقار برقرار رکھنا۔

☆ عورت کا گھر میں ٹک کر اطاعت قوام (شریعت کی حدود میں رہ کر) کرنا اور نگرانی اطفال کی ذمہ داریاں نبھانا۔

☆ دنیا کی دیگر اقوام کی مسرفانہ زندگی اور تعیش کے بجائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز حیات کی پیروی کرنا۔

☆ رفاہ دنیا کے بجائے فلاح آخرت میں ڈوبے رہنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری مطبوعات

مدح مزمل (مجلد)
مضامینِ مسعود
مدینہ منورہ اسماء اور فضائل
شہادت گہِ الفت میں
لواء الجہاد (مجلد)
وسیع الصفات اللہ (مجلد)
مخلوط تعلیم
لاشوں پر رقص (مجلد)
غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم
صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار
حدود کی حکمت، نفاذ، قتلِ غیرت
علیم وخبیر کے نام خطوط
خطوطِ مسعود (اول)
خطوط مریم
میرا مطالعہ
گداگری
بدعت کیا ہے؟
زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی
پتنگ بازی موسمی تہوار یا؟
رجب کے کونڈے، شبِ معراج
شب برات
ویلنٹائن ڈے
اپریل فول
عید میلاد النبی
مبارک باد کے آداب
سالگرہ
آتش بازی اور لائٹنگ
استخارہ کیوں اور کیسے؟
ماہ ذوالحجہ کے فضائل
لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟
کافروں کے تہواروں پر ہمارا طرزِ عمل

رشتے کیوں نہیں ملتے
منگنی اور منگیتر
نکاح میں ولی کی حیثیت
لو میرج
بری اور بارات
شادی کی رسومات دعوتیں اور ان میں شرکت
مہر بیوی کا اولین حق
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
عورت اور میکہ
ساس اور بہو
دیور اور بہنوئی
بیویوں میں عدل
بیویوں کے باہمی تعلقات
مسلمان مرد وعورت کا اہلِ کفر سے نکاح
عورت کا لباس
پردہ اور خاندان
غضِ بصر اور مرد حضرات
پردے کی اوٹ سے
عورتیں اور بازار
حج میں چہرے کا پردہ
صنف مخالف کی مشابہت
حفظِ حیا گفتگو اور تحریر
حفظِ حیا اور محرم رشتہ دار
حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں
نسوانی بال اور ان کی آرائش
مخلوط معاشرہ
حفظِ حیا اور ازدواجی زندگی
آواز کا فتنہ
بیوہ کی عدت
سوتیلی ماں اور اولاد
عورت میت کا غسل وتکفین
بچہ گود لینا

عورت اور گھر میں دعوت دین
مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل
خطوطِ مسعود
محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں
بدنی طہارت کے مسائل
نیا چاند اور ہماری روایات
روزوں کے مسائل
فطرانہ
سحری افطاری اور افطاریاں
چاندرات
اعتکاف اور خواتین
مبارک باد کے آداب
عید کارڈ
حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
پیارے نبیؐ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے)
رحمۃ للعالمین کی جانوروں پر شفقت
پورا تول
وہ چاول تھے
تاج پوشی
دو خط
اور شطونگڑا ہار گیا
اوں ھوں
بچے اور کھیل
شہادتین (توحید ورسالت)
شاہی قبا
حدیثِ نبوی کے چند محافظ
ننھے حارث کا خواب
ننّی منّی سوچیں
ننّی منّی سوچیں
ممتا کے بول
شاخِ گل
آہا نکلا چاند